عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۴۲ | ۱۰تا۱۶ ارجب المرجب ۱۴۴۴ھ مطابق یکم تا ۷ فروری ۲۰۲۳ء | شمارہ:۵

حضرت ثمامہ بن اثالؓ

تحریفِ قرآن اور قادیانیّت

صَبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

ورثاء میں تقسیم وراثت کا شرعی طریقہ

س:......آپ سے مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ میرے بڑے بھائی محمد متین کا انتقال ہوگیا ہے، انہوں نے اپنی زندگی میں ایک فلیٹ اپنی بیٹی کو لے کر دیا تھا کہ یہ اس کا حصہ ہے، وہ بیٹی اس فلیٹ ہی میں رہتی ہے، وہ مکمل اس کی ملکیت میں ہے، مگر فلیٹ کے کاغذات اس کی والدہ کے نام پر ہیں، بھائی نے کہا تھا کہ میں خود بیٹی کے نام پر ٹرانسفر کراؤں گا، اس کے بعد انہوں نے وصیت کی تھی کہ جس فلیٹ میں، میں رہتا ہوں (وہ گلشن معمار میں ہے)، اس کو انہوں نے اپنے دو بیٹوں (محمد اسامہ متین اور محمد سمید متین) کے نام کرنے کا اپنی زندگی میں کہا ہوا تھا، وہ دونوں بیٹے ان کے ساتھ ہی رہتے ہیں، اس کے علاوہ ان کے دو مکان ہیں، ایک مکان ان کی اہلیہ کے نام پر رجسٹرڈ ہے، وہ اپنی اہلیہ کے نام کردیا تھا، وہ مکان کرایے پر دیا ہوا ہے، دوسرے مکان کو بھی کرایے پر دیا ہوا ہے، ان کے کرایے سے گھر کا خرچ چلتا تھا، دوسرا مکان ان کے اپنے نام پر ہے۔

☆ ..... انہوں نے میری بہن کے پاس وصیت لکھوائی تھی کہ میرے نام مکان کو بیچ کر اس رقم میں سے 20 لاکھ، کسی مسجد و مدرسہ کو دیا جائے، باقی کی جو رقم ہے، وہ بیوی اور بچوں کو دی جائے۔

☆ ..... میرے بھائی کے چار بچے ہیں، جس میں تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے، میرے بھائی نے اپنے بڑے بیٹے کو اپنی جائیداد (فلیٹ، مکانات) میں سے کچھ نہیں دیا، وہ ملک سے باہر ہوتا ہے۔

☆ ..... محترم مفتی صاحب! اب آپ یہ بتائیں کہ ان کی وصیت پر کس طرح عمل کیا جائے گا؟

(سائل: محمد وسیم غزالی)

ج:......صورت مسئولہ میں مرحوم نے جو فلیٹ اپنی بیٹی کو ہبہ کر دیا تھا اور اس کا قبضہ بھی دے دیا تھا تو وہ اس کی بیٹی کی ملکیت ہے، اسی طرح جو مکان بیوی کے نام کردیا تھا وہ بھی اگر محض کاغذوں میں نام نہیں کیا تھا بلکہ حقیقت میں ان کا مقصد بیوی کو دینا ہی تھا اور حقیقت میں بیوی ہی اس کی مالکہ تھی اور کرایہ وصول کرتی تھی تو یہ مکان مرحوم کی بیوی کی ملکیت ہوگا۔ لہٰذا اب یہ باقی کی تمام جائیداد اس طرح تقسیم ہوگی کہ سب سے پہلے کُل ترکہ کے ایک تہائی حصہ میں مرحوم کی وصیت نافذ ہوگی، یعنی 20 لاکھ نکال کر مسجد و مدرسہ کو دیا جائے گا، اگر یہ رقم ایک تہائی بنتی ہو، ورنہ جو بھی رقم ایک تہائی بنے بس وہی وصیت کے طور پر نافذ ہوگی، باقی دو تہائی ورثاء کے درمیان تقسیم ہوگی۔ مرحوم کے جو ورثاء ہیں، ان کے لئے وصیت نافذ نہیں ہوگی۔ کیونکہ انہیں شرعی طور پر حصہ دیا جاتا ہے۔ مرحوم کے ورثاء بیوی، بیٹی اور تینوں بیٹے ہوں گے۔ وصیت نافذ کرنے کے بعد باقی ترکہ کو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، جس میں سے ایک حصہ بیوہ کا، ایک حصہ بیٹی کا، اور دو دو حصے ہر ایک بیٹے کو ملیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

شمارہ:۵ ۹ تا ۱۵ر رجب المرجب ۱۴۴۴ھ، مطابق یکم تا ۷ر فروری ۲۰۲۳ء جلد:۴۲

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

تحریفِ قرآن اور قادیانیت!	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
سودی نظام.... علمائے کرام کی ذمہ داری	۷	حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے!	۱۰	مولانا خورشید عالم داؤد قاسمی
حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳	ڈاکٹر عبدالرحمن رأفت پاشاؒ
حضرت مولانا مشتاق احمد عباسیؒ	۱۷	مولانا ساجد احمد عباسی
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ
تبصرۂ کتب	۲۷	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس
۳۲۷۸۰۳۴۰:
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری **مطبع:** القادر پرنٹنگ پریس **طابع:** سیّد شاہد حسین **مقام اشاعت:** جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۲۲ (۹ سنہ نبوت کے واقعات)

۱:.....اس سال عبداللہ بن ثعلبہ بن صُعَیر العذری کی ولادت ہوئی، جو بنی زہرہ کے حلیف تھے، بعض کا قول ہے کہ ان کی ولادت ۷ سنہ نبوّت میں ہوئی، اور بعض کہتے ہیں کہ ہجرت کے بعد ہوئی۔

۱۰ سنہ نبوّت کے واقعات

۱:.....اس سال قریش کا ظالمانہ معاہدہ منسوخ ہوا، اور بنی ہاشم ''شعب'' کی نظر بندی سے نکل کر اپنے گھروں میں دوبارہ آباد ہوئے۔ یہ جناب ابوطالب کی حیات کا واقعہ ہے، جس کی کچھ تفصیل ۷ سنہ نبوّت کے واقعات میں گزر چکی ہے۔

۲:.....اسی سال بنی ہاشم کے ''شعب'' سے نکلنے سے قبل، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ولادت شعب میں ہوئی، ان کی ولادت ہجرت سے تین برس قبل کی ہے، جیسا کہ العامری نے ''الریاض المستطابہ'' میں تصریح کی ہے، اور ''تذکرۃ القاری'' میں ہے کہ وصالِ نبوی کے وقت یہ تیرہ برس کے تھے۔

۳:.....اسی سال مشہور قول کے مطابق ۷ رمضان کو، اور صاعد کے قول میں نصف شوال کو، اور بقول بعض اوّل ذیقعدہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمِ محترم ابوطالب کا انتقال ہوا، علامہ شامیؒ اپنی سیرت میں لکھتے ہیں: ''ابوطالب کی وفات ہجرت سے تین سال قبل اور شعب سے آنے کے ۲۸ دن بعد ہوئی۔'' اس وقت ابوطالب کی عمر اسّی سال سے متجاوز تھی، اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک ابوطالب کا اسلام لانا ثابت نہیں، یہ بدکار روافض کا خواہ مخواہ کا مکابرہ ہے۔

۴:.....اسی سال جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کے لئے اِستغفار کا ارادہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی:

''مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ۔'' (التوبۃ:۱۱۳)

ترجمہ:..... ''پیغمبر کو اور دُوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دُعا مانگیں، اگرچہ وہ رشتہ دار ہی (کیوں نہ) ہوں، اس امر کے ظاہر ہوجانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔'' (بیان القرآن، حضرت تھانویؒ) (جاری ہے)

ادا ریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

تحریفِ قرآن اور قادیانیت!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

انگریز نے برصغیر پر تسلط جمایا، مسلم عوام کے درمیان افتراق، انتشار اور تقسیم پیدا کرنے کے لیے خود کاشتہ پودا قادیانیوں کی صورت میں پیوست وپیوند کیا۔ علماء کرام اور مسلم عوام کی قربانیوں کی بدولت اگر چہ انگریز تو یہاں سے بھاگ گیا، لیکن اپنے خود کاشتہ پودے اور اپنی ناپاک ذریت قادیانیوں کو یہاں چھوڑ گیا، جنھوں نے انگریزوں کے جانے کے بعد یہاں کی حکومت کے خواب دیکھنا شروع کردیئے، تقسیم ہند کے بعد قادیان سے بھاگ کر پاکستان چناب نگر کو اپنا مرکز اور ہیڈ کوارٹر بنالیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں دس ہزار مسلمانوں کی قربانیوں نے ان کے کفر کو مزید آشکارا کیا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک جوان کی کارستانیوں کی بدولت وجود میں آئی، قادیانیت کا یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پہنچا، مرزا ناصر کی درخواست پر قومی اسمبلی میں ان کو بلا کر ان کا موقف سنا گیا، اور اس پر ۱۳ دن جرح ہوتی رہی، بالآخر قومی اسمبلی نے ان کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کا بل تو پاس ہو گیا، لیکن کچھ سیاسی حالات کے دگرگوں ہونے اور کچھ مذہبی جماعتوں کے باہم اختلاف نے قانون سازی کے مرحلہ کو دور کردیا۔ ۱۹۸۴ء میں امتناعِ قادیانیت آرڈی نینس کی بنا پر قادیانیوں کے دونوں گروہ (لاہوری، قادیانی) کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکا گیا، خلاف ورزی کی صورت میں مالی جرمانہ کے علاوہ تین سال قید کا قانون بنایا گیا۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس آرڈی نینس کے آنے کے بعد قادیانی اسلام کے شعائر کے استعمال سے رک جاتے، لیکن جان بوجھ کر انہوں نے اس کی خلاف ورزی کو اپنا وطیرہ بنالیا۔ کرتے یہ تھے کہ کلمہ طیبہ کا بیج بنا کر سینے پر لگا لیتے، اپنی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ لکھوا لیتے، اس پر ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی جاتی، کیس بنتے، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ، حتیٰ کہ وفاقی شرعی عدالت تک قادیانی اپیلیں لے کر گئے، لیکن تمام کورٹوں نے انہیں آئین کی خلاف ورزی کرنے کی بنا پر مجرم قرار دیا اور آج یہ تمام فیصلے کتابی صورت میں ''فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے'' کے نام پر یکجا کردیئے گئے ہیں، جو وکلاء، ججز حضرات اور عام مسلمان بھائیوں کے مطالعہ کے لیے دستیاب اور خاصے کی چیز ہیں۔

اب تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ محترم جناب راؤ عبدالرحیم ایڈوکیٹ کے بقول: ''ایک عرصہ سے قادیانی قرآن کریم میں تحریف کرکے اسے چھاپ کر مختلف ممالک جن میں جنوبی افریقا، ڈنمارک، انگلینڈ، جاپان وغیرہ شامل ہیں، اردو اور ان کی زبانوں میں پاکستان سے بھیج رہے تھے۔ وہاں کے بھولے بھالے مسلمان اسے درست سمجھ کر پڑھ رہے تھے، مثال کے طور پر قرآن کریم کی سورۃ البقرۃ کی آیت ''وبالآخرۃ ھم یوقنون''

جس کا درست ترجمہ ''اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔'' کی بجائے غلط ترجمہ ''اور وہ آئندہ آنے والی موعود باتوں پر یقین رکھتے ہیں'' کیا گیا ہے۔ تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ چناب نگر میں چھپ رہا ہے۔ اس کے خلاف وزیر اعظم، ہیومن رائٹس وغیرہ کو درخواستیں دی گئیں۔ سپریم کورٹ اور وزیر اعظم سے آرڈر آ گئے، اوقاف کے محکمے میں یہ معاملہ گیا، وہاں ان کے خلاف تمام ثبوت نسخے، لسٹیں اور ویب سائٹس جمع کرائے گئے، انہوں نے ایک کمیٹی بنائی کہ وہ جا کر ان طباعتوں کا جائزہ لیں۔ چناب نگر کی انتظامیہ نے اس کمیٹی کو وہاں آنے کی اجازت نہیں دی۔ گویا صوبائی حکومت کے ادارہ کو اجازت نہیں دی گئی۔ عدالت میں دی گئی ایک درخواست پر جج صاحب نے مسلمانوں اور قادیانیوں کو سنا تو قادیانیوں نے ان طباعت خانوں کو اپنا تسلیم کرنے ہی سے انکار کر دیا، جس پر ہم نے نسخے پیش کر دیئے، فیصلہ ہونے کے بعد یہی نسخے قادیانیوں کے مدرسہ میں تقسیم ہوتے نظر آئے۔ عدالت نے فیصلہ دیا کہ یہ تمام نسخے جہاں ہیں، ختم کر دیئے جائیں، ان کی اشاعت روک دی جائے اور ویب سائٹوں پر پابندی عائد کی جائے۔ اس فیصلے کے باوجود وہاں نسخے تقسیم کیے گئے، جس پر ہم نے ایف آئی آر کٹوانی چاہی، مگر نہیں کاٹی گئی۔ اس کے بعد ایک جے آئی ٹی بنی، اس کے ہیڈ ڈی پی او چنیوٹ تھے، اور ہر ادارے کا ممبر اس کا حصہ ہوتا ہے، اس کے باوجود ان کی رپورٹ میں مسلمانوں کو جھوٹا اور قادیانیوں کو سچا کہا گیا۔ قدرت کا نظام کہ اگلے روز ایف آئی اے نے ایک قادیانی کو گرفتار کیا تو اس کے موبائل کا فرانزک کرانے کے بعد سامنے آیا کہ کون کون کہاں کہاں قرآن کے تحریف شدہ نسخے چھاپ رہا ہے اور کہاں کہاں اسے نشر کیا جا رہا ہے، کن کن ویب سائٹوں پر یہ اپلوڈ ہو رہے ہیں، جیسے ہی یہ تحقیقات مکمل ہونے لگیں تو شاہد جاوید ''ڈی آئی جی'' تھے اس وقت، انہوں نے اپنا اثر ورسوخ استعمال کر کے اسے رکوا دیا۔ ہمیں چنیوٹ سے شکایتیں آئیں کہ یہاں ٹیمیں چل رہی ہیں کہ پرانا ترجمہ قرآن ہمیں دے کر نیا لے لیں، لوگوں کے گھروں میں جا کر مفت دیا جا رہا تھا، چیک کیا گیا تو وہ یہی غلط ترجمے والا قرآن تھا۔

ہم نے دوبارہ درخواست دائر کی تو لاہور ہائی کورٹ نے قرآن بورڈ کو تنبیہ کی اور اداروں کو یہ سب کچھ روکنے کے احکامات جاری کر دیئے، لیکن آج تک عمل نہیں ہوا۔''

حد یہ ہے کہ عدالت کے حکم پر تحریف قرآن کی طباعت اور تشہیر کے جرم میں مدرسۃ الحفظ چناب نگر کے پرنسپل مبارک ثانی نامی ملزم کو گرفتار کیا گیا تو قادیانیوں نے پہلے تھانہ پولیس کا گھیراؤ کیا، مسلمانوں کے احتجاج پر گھیراؤ ختم ہوا تو اب اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سے بااثر قادیانی ملزم کی رہائی کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں اور تحریف شدہ قرآن کریم کی برآمدگی میں رکاوٹ اور انہیں غائب کروانے کے لیے متحرک ہو گئے ہیں۔

مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ ملزم کو بیرونِ ملک فرار نہ ہونے دیا جائے۔ اور جتنے لوگ اس کے شریک کار ہیں، ان سب کو گرفتار کیا جائے۔ جو ملزمان بھی امن وامان کی صورت حال خراب کرنے والے ہیں، ان سب کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بنایا جائے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ ہے کہ وہ قادیانیوں کی ناپاک سازشوں پر کڑی نظر رکھے۔

۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو علمائے کرام نے کہا کہ قومی اسمبلی کے اس فیصلے سے پہلے اسلامی رو سے قادیانیوں کی حیثیت حربی کافر کی تھی، لیکن اس فیصلے کے بعد ان کی حیثیت ذمی کافر کی ہے کہ جس طرح ذمی کافر کو اسلامی ریاست میں ریاست کا تابع بن کر رہنے کا حق ہے، اسی طرح ان قادیانیوں کو بھی حق ہے۔ ان کی جان، مال، عزت وآبرو کی حفاظت سرکار اور رعایا دونوں کی ذمہ داری ہے۔ لیکن وہ دن اور آج کا دن قادیانیوں نے کبھی بھی اپنے آپ کو آئین کا پابند نہیں بنایا، بلکہ انہوں نے پاکستان کے آئین کو ماننے سے سرے سے انکار کر دیا۔

(باقی صفحہ 21 پر ملاحظہ فرمائیں)

سودی نظام... علماء کرام کی ذمہ داری کیا ہے؟

بیان: حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

بعد الحمد والصلوٰۃ! آج کل ہمارا عام طور پر موضوع سود ہی ہوتا ہے کیونکہ سودی نظام کے خلاف مہم جاری ہے اور مختلف طبقات تاجر برادری، علماء کرام اور دینی حلقے اس حوالے سے جدوجہد کر رہے ہیں۔ آج میں اس پہلو پر گزارش کرنا چاہوں گا کہ وطنِ عزیز کو سودی نظام سے نجات دلانے کی جدوجہد میں علماء کرام کو کیا کرنا چاہیے؟ علماء کرام خواہ کسی بھی مکتبہ فکر کے ہوں، مسجد، جمعہ، وعظ و خطابت اور تدریس سے جو تعلق رکھتے ہیں، انہیں دو تین کام تو کرنے ہی چاہئیں:

سود کی حرمت کا بیان کہ سود حرام ہے اور اس کی نحوست واضح کرنا۔ جمعہ کا خطبہ، عوامی درس، کتاب کے سبق اور سکول کے لیکچر، جہاں موقع ملے سود کی نحوست اور اس کے نقصانات کو علماء کرام اپنے اپنے دائرے میں موقع بموقع واضح کرتے رہیں۔

یہ ہماری سب سے پہلی ذمہ داری ہے۔

دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ متعلقہ طبقات سے رابطہ قائم کریں۔ تاجروں، بینکاروں، بزنس کمیونٹی اور وکیلوں کو اس مہم کے لیے تیار کریں، انہیں بریف کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون بڑھائیں۔ مختلف مکاتبِ فکر کے علماء کرام، وکلاء و تاجر حضرات اور دیگر طبقات جس طرح ختم نبوت کے مسئلہ میں آپس میں تعاون کرتے ہیں یہ بھی اسی نوعیت کا اجتماعی مسئلہ ہے، اس کے لیے بھی اسی طرح کا ماحول بنانا ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آپس میں متحد ہو کر کام کریں۔ جبکہ ہماری تیسری ذمہ داری یہ ہے جس پر آج میں کچھ تفصیل سے بات کروں گا کہ سودی نظام کے حوالے سے جو شکوک وشبہات سوشل میڈیا، اخبارات ورسائل اور عام مجالس میں اٹھائے جا رہے ہیں، علماء کرام انہیں نظر انداز نہ کریں بلکہ موضوعِ بحث بنائیں، سوالات کو پہلے سمجھیں، ان کے جوابات تلاش کریں اور پھر لوگوں تک پہنچائیں۔ کیونکہ یکطرفہ سوالات اور شکوک وشبہات پھیلتے جائیں اور ان کا جواب نہ ہو تو لوگ اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے لیے ہمیں محنت کرنا پڑے گی اور پہلے خود معاملہ سمجھنا پڑے گا کیونکہ اگر میں خود شکوک وشبہات کو نہیں سمجھوں گا تو دوسروں کو کیا سمجھاؤں گا۔ شکوک و شبہات کا نوٹس لینا، ان کا جواب دینا، لوگوں کو مطمئن کرنا، ان کی تسلی کرانا، یہ ہماری دینی ذمہ داری ہے جو شروع سے چلی آ رہی ہے۔

سود ہر آسمانی شریعت میں حرام رہا ہے۔ یہودیت اور عیسائیت جنہیں ہم اہلِ کتاب کہتے ہیں، یہ تو ریکارڈ پر ہیں، ان کے علاوہ بھی جتنے آسمانی مذاہب ہیں سب میں سود حرام ہے۔ قرآن تو سود کو حرام کہتا ہی ہے، بائبل، تورات، انجیل اور ہندوؤں کی وید بھی کہتی ہے کہ سود کا لین دین جائز نہیں ہے۔ پاکستان کی چھپی ہوئی بائبل میں وہ آیات موجود ہیں جن میں سود کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ پرانی کتابیں اگرچہ تحریف شدہ ہیں لیکن ان میں بہت سے احکام موجود ہیں جن کے مطابق تمام آسمانی شریعتوں میں سود حرام رہا ہے۔

سود کے حوالے سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جن شکوک و شبہات کا اظہار کیا گیا تھا ان کا ذکر قرآن کریم نے بھی کیا ہے اور احادیث مبارکہ میں بھی آیا ہے۔ اور جناب نبی کریمؐ نے سود کے حرام ہونے کا صرف اعلان نہیں فرمایا بلکہ عملاً سود کو ختم فرمایا، جب حضورؐ دنیا سے روپوش ہوئے تو عرب دنیا میں سود باقی نہیں رہا تھا۔ چونکہ اس زمانے میں سود کا عام رواج تھا اور لوگوں کا کاروبار اسی حوالے سے ہوتا تھا تو جب آپؐ نے اس کی حرمت کا اعلان فرمایا تو اشکالات بھی ہوئے:

سب سے پہلا اشکال جس کا ذکر قرآن مجید نے کیا ہے یہ ہوا کہ ”انما البیع مثل الربوٰ“۔ لوگوں نے کہا کہ سود بھی تو تجارت کی قسم ہے، وہ بھی لین دین ہے اور یہ بھی لین دین ہے، وہ بھی نفع کے ساتھ ہے اور یہ بھی نفع کے ساتھ ہے، تو ان میں فرق کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس اشکال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ”احل اللہ البیع وحرم الربوٰ“ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کہا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ اس لیے کہ تجارت کے نتائج اور ہیں، سود کے نتائج اور ہیں۔ اس پر آج

بہت بحث ہوچکی ہے، آپ ریسرچ کریں، دنیا کی جدید معیشت کے ماہرین یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ تجارت سے رقم پھیلتی ہے اور سود سے سمٹتی ہے، یہ آج کی تحقیق کا بنیادی نکتہ ہے اور دنیا کے بڑے مسائل میں سے ہے کہ سود نے معیشت کو جس ٹریک پر ڈال دیا ہے اسے واپس کیسے لائیں؟

ظاہری منظر یہ ہے کہ سود پر رقم دیں گے تو رقم میں اضافہ ہوگا، اور زکوٰۃ دیں گے تو رقم میں کمی ہوگی۔ گنتی کا ماحول تو یہی ہے کہ سود پر ایک سو روپیہ دیں تو واپس ایک سو دس یا ایک سو پندرہ آئیں گے، جبکہ زکوٰۃ دیں تو سو میں سے ساڑھے ستانوے رہ جاتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی نفی کی ہے ’’وما آتیتم من ربا لیربو فی اموال الناس فلا یربوا عند اللہ وما آتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولئک ھم المضعفون‘‘۔ جو تم سود پر رقم دیتے ہو کہ مال میں اضافہ ہو تو اس میں اللہ کے ہاں اضافہ نہیں ہوتا، اور جو تم زکوٰۃ دے کر سمجھتے ہو کہ مال کم ہو گیا ہے ’’فاولئک ھم المضعفون‘‘ تو زکوٰۃ سے رقم کم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہے۔ قرآن مجید نے دراصل اس کے اجتماعی نتائج کو ذکر کیا ہے اور اس ظاہری منظر کو رد کیا ہے کہ زکوٰۃ سے رقم کم ہوتی اور سود سے بڑھتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی اس بات کو لوگوں پر واضح کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

البتہ یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اصل چیز گنتی ہوتی ہے یا قدر (value) ہوتی ہے؟ میں اس کی ایک مثال دوں گا کہ جی ٹی روڈ گکھڑ پر ۱۹۷۰ء میں ہم نے گھر بنایا تھا اور ایک سو روپیہ فی مرلہ زمین خریدی تھی۔ میں نے خود دس مرلے کی رجسٹری کرائی تھی کہ تحصیلدار کے سامنے گیارہ سو ستر روپے رجسٹری کے خرچ سمیت پیش کیے تھے۔ اب وہاں گکھڑ میں جی ٹی روڈ پر ایک مرلہ زمین کی قیمت ایک کروڑ روپیہ بتائی جاتی ہے۔ گنتی تو بڑھی ہے لیکن ویلیو اس اعتبار سے وہی ہے کہ زمین تو ایک مرلہ ہی ہے، ایسا نہیں کہ ایک مرلے کی زمین پھیل کر دس مرلے ہو جائے۔ ایک بات اور سمجھ لیں کہ گنتی آپ کے پاس ہے لیکن قدر آپ کے کنٹرول میں نہیں ہے۔ مثال کے طور پر میری جیب میں جو پانچ ہزار روپے کا نوٹ ہے وہ میرا ہے لیکن اس کی ویلیو میرے کنٹرول میں نہیں ہے۔ اس کی قدر، اس کی قوتِ خرید بڑھ کر پانچ سے سات ہزار بھی ہوسکتی ہے اور کم ہو کر تین ہزار بھی۔ اس کی ویلیو مالیاتی اداروں کے اقدامات سے اور معاشی اتار چڑھاؤ سے طے ہوتی ہے۔ تو آج کی معیشت کے ان مسائل پر بحث کس نے کرنی ہے؟ فرشتوں نے تو نہیں کرنی، یہ بھی ہم علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ ہم ان معاملات کو پہلے خود سمجھیں اور پھر لوگوں کو سمجھائیں۔

طائف کے بنو ثقیف کے سرداروں کا وفد فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو چونکہ طائف فتح نہیں ہوسکا تھا اور طائف والے خود اسلام قبول کرنے گئے تھے تو یہ گھمنڈ ذہن میں تھا کہ ہم خود جا رہے ہیں اس لیے اسلام اپنی شرطوں پر قبول کریں گے، لیکن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ شرطیں مسترد فرما دی تھیں۔

مولانا حفظ الرحمٰنؒ کی وفات

برادر مکرم مولانا قاری خادم حسین مکی جامع مسجد گلشن پارک لاہور کے خطیب ہیں۔ ان کا تعلق بنیادی طور پر شجاع آباد سے ہے۔ شجاع آباد سے خان گڑھ روڈ پر نہر کراس کریں تو چند فرلانگ کے فاصلہ پر بستی عثمان کالونی کے رہنے والے ہیں۔ تعلیم کے لئے لاہور آئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ انہوں نے اپنی برادری کے کئی نوجوانوں کو عالم دین بنایا، جہاں اس کا کریڈٹ مولانا کو جاتا ہے، وہاں ان کی اہلیہ اس کریڈٹ کی زیادہ مستحق ہیں، اپنے بچوں کو بھی سنبھالا، برادری کے بچوں کو بھی سنبھالا۔ اللہ پاک نے انہیں چار بچوں سے نوازا، انہوں نے اپنے بیٹوں کو حافظ، قاری، عالم بنایا، ان کے بیٹوں میں دوسرے نمبر مولانا حفظ الرحمٰنؒ گبھرو نوجوان تھے، اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے تمام مسلمانوں کو کورونا اور ڈینگی سے بچائیں تو مرحوم ڈینگی کا شکار ہوئے اور ۲۶/نومبر ۲۰۲۲ء کو عالم فانی سے عالم باقی کی طرف رحلت فرما گئے۔ تمام انسانوں کو اللہ پاک نوجوان، عالم دین، قاری وحافظ اولاد کی وفات کے صدمہ سے بچائیں۔ راقم کے فرزند گرامی کو دو سال کا عرصہ گزر رہا ہے، ابھی تک ان کی والدہ محترمہ اس صدمہ سے نہیں نکل سکیں۔ اللہ پاک دونوں کی ماؤں کو ان صدمات پر صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائیں اور مرحومین کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ مولانا حفظ الرحمٰن کی نماز جنازہ اقبال ٹاؤن میں ادا کی گئی اور انہیں کریم بلاک کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم نے والدین، بھائیوں، بہنوں کے علاوہ بیوہ اور تین بچے سوگوار چھوڑے، ان میں سے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے، ان کی نماز جنازہ مولانا خلیل الرحمٰن حقانی کی امامت میں ادا کی گئی جس میں کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ ان کی عمر پینتیس سال تھی، ۴/دسمبر ۲۰۲۲ء کو مولانا عبدالنعیم سلمہ کی معیت میں دعائے مغفرت کے لئے حاضری ہوئی۔ اللہ پاک ان کی حسنات کو قبول فرمائیں اور سیئات سے درگزر فرمائیں، بوڑھے والدین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق سے نوازیں۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

سود کے جواز میں یہ دلیل کہ دوسری قوموں کے ساتھ ہماری تجارت سود کی بنیاد پر چلتی ہے اس لیے ہم اسے نہیں چھوڑ سکتے، یہ دلیل انہوں نے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی تھی لیکن آپ نے اسے ردفرما دیا تھا۔ علماء کرام سیرت کی کسی متوسط کتاب میں ان شرائط کو ضرور پڑھیں۔ ساری کتاب تو ہم نے پڑھنی نہیں ہوتی کیونکہ ہمارا ذوق یہ بن گیا ہے کہ کتابیں سجانے کے لیے رکھتے ہیں، پڑھتے نہیں ہیں۔

اس پر ایک لطیفہ میں نے پڑھا تھا، سنا دیتا ہوں کہ ہمارا کتاب کا ذوق کیا ہے؟ ایک بہت مالدار خاتون نے کوٹھی بنوائی۔ کسی نے مشورہ دیا کہ امیر لوگوں کی کوٹھی میں لائبریری بھی ہونی چاہیے، تو اس نے مختلف الماریاں بنوائیں، انہیں طرح طرح کے رنگ کروائے اور پھر کتابیں لینے کے لیے بڑے کتب خانے میں چلی گئی۔ گھر سے الماریاں فیتے سے ماپ کر گئی تھی کہ اتنے انچ نیلے رنگ کی، اتنے انچ کالے رنگ کی اور اتنے انچ سبز رنگ کی کتابیں چاہئیں، اور وہ لا کر اس نے ان الماریوں میں سجا دیں۔ آج ہمارا کتاب کا ذوق یہی ہے کہ ہم نے مطالعہ چھوڑ دیا ہے اور کتاب بھی ہمارے ہاں سامانِ نمائش کر رہ بن گیا ہے۔ میں علماء کرام سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ ان مسائل کو بیان کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔

آج ایک یہ بھی عمومی اشکال ہوتا ہے کہ سود مسلمانوں کے لیے حرام ہے کیونکہ قرآن کے احکام مسلمانوں کے لیے ہیں، تو غیر مسلم جو سود کا کاروبار کرتے ہیں اس سے آپ کو کیا مسئلہ ہے، ان کے ہاں تو سود حرام نہیں ہے۔ اس بارے میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ کیا ہے؟ آپ معاہدہ نجران پڑھیں۔ نجران کے عیسائی معاہدے کے تحت اسلامی ریاست میں شامل ہوئے تھے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت تسلیم کی تھی تو ان کے ساتھ معاہدہ ہوا تھا، جس میں لکھا گیا تھا کہ تم غیر مسلم بھی ہماری ریاست میں سود کا کاروبار نہیں کرو گے۔ ایک جملہ یہ تھا کہ اگر تم میں سے کسی ذمہ دار شخص نے سود کا کاروبار کیا تو یہ معاہدہ ختم ہو جائے گا۔

میری علماء کرام سے گزارش ہے کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ایک تو ہم سود کا حرام اور منحوس ہونا لوگوں پر واضح کرتے رہیں، دوسرا اس کی محنت کے لیے مختلف طبقات کو تیار کریں اور انہیں قریب کرتے رہیں، اور تیسری بات کہ مختلف حوالوں سے جو شکوک وشبہات سامنے آ رہے ہیں، انہیں پہلے خود سمجھیں اور ان کے جوابات تیار کریں، پھر بیان کریں اور لوگوں کو سمجھائیں، اس سے یہ جدوجہد آگے بڑھے گی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائیں، آمین!

(جامعہ اسلامیہ محمدیہ، فیصل آباد، ۴ جنوری ۲۰۲۳ء)

شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی کی پچاس سالہ خدمات پر جلسہ

مفکرِ اسلام شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ ملک کے نامور عالم دین، مذہبی اسکالر، کئی کتابوں کے مصنف اور ہزاروں مضامین کے رائٹر ہیں۔ جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث جامع مسجد شیرانوالہ باغ کے خطیب ہیں۔ اللہ پاک نے انہیں بیک وقت تحریر وتقریر کا ملکہ عطا فرمایا ہے۔ روزنامہ اسلام، روزنامہ پاکستان میں مضامین لکھتے ہیں اور ماہنامہ الشریعہ کے نام سے ماہوار رسالہ گوجرانوالہ سے عرصہ دراز سے جاری رکھے ہوئے ہیں، عرصہ پچاس سال سے دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، گوجرانوالہ میں علماء کرام نے مقامی مسائل سے نمٹنے کے لئے جمعیت اہلسنت کے نام سے تنظیم بنائی ہوئی ہے، اس تنظیم کے زیر اہتمام ان کی پچاس سالہ خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ۲۳/ اکتوبر ۲۰۲۲ء کو صبح نو بجے سے عصر تک جلسہ کا انتظام کیا۔ جلسہ کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد دامت برکاتہم نے کی۔ جلسہ سے جمعیت علماء اسلام کے راہنما مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا مفتی عبدالواحد قریشی، چنیوٹ سے ایم پی اے مولانا محمد الیاس چنیوٹی جانشین سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، مرکزی علماء کونسل کے چیئرمین مولانا زاہد محمود قاسمی، ناظم اعلیٰ مولانا شاہ نواز فاروقی، مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی امیر سید کفیل شاہ بخاری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ملک وملت کے لئے ان کی ہمہ جہت خدمات پر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ مقررین نے کہا کہ ان کی تقریری وتحریری خدمات رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گے۔ موصوف جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات رہے، مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحریکوں اور تحریک نظامِ مصطفیٰ میں موثر کردار ادا کیا۔ آخر میں صاحبزادہ مولانا عزیز احمد مدظلہ کی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ ملک کے نامور ثناء خواں حافظ محمد ابوبکر مدنی کراچی نے انہیں منظوم خراج تحسین پیش کیا۔

(مولانا محمد عارف شامی، مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ)

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے!

مولانا خورشید عالم داؤد قاسمی

"صبر" عربی زبان کا لفظ ہے، مگر اردو میں بھی کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ "صبر" کے معانی "روکنا، باندھنا، برداشت کرنا، عفو ودرگزر کرنا اور ثابت قدم رہنا" وغیرہ ہیں۔ جہاں تک اصطلاحی معنی کا تعلق ہے تو قرآن وسنت کی اصطلاح میں نفس کو اس کی ناجائز خواہشات سے روکنے کا نام صبر ہے، اس لیے مفہومِ صبر میں تمام گناہوں اور خلافِ شرع کاموں سے پرہیز آ گیا۔

(معارف القرآن:۴/۵۹۸)

کوئی ضروری نہیں کہ ایک انسان کی ہر بات دوسرے کو پسند آئے۔ ایسی صورت میں اختلاف کا ہونا لازمی ہے۔ کبھی یہی اختلاف مخاصمت ومخالفت اور دشمنی وعناد میں بدل جاتا ہے، پھر تکرار وبحث اور لڑائی وجھگڑا کی نوبت آ جاتی ہے۔ یہ حالت غیر پسندیدہ اور قابلِ مذمت ہے۔ جب ایسی صورت حال پیدا ہونے والی ہو تو ایک شخص کو چاہیے کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھے۔ اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے وہ خاموشی اختیار کرے اور صبر وتحمل اور برداشت کا مظاہرہ کرے۔ صبر وتحمل ایک قابلِ تعریف وصف ہے۔ قرآن وحدیث میں کئی جگہوں پر مقامِ مدح میں صبر وتحمل کا ذکر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ پر صبر وتحمل کا ذکر کیا ہے۔ اللہ پاک نے صبر کے حوالے سے اپنے متعدد انبیاء ورسل کا ذکر، مقامِ مدح میں فرمایا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

"وَإِسْمَاعِيلَ وَإِدْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِنَ الصَّابِرِينَ" (الانبیاء:۸۵)

ترجمہ: "اور اسماعیل اور ادریس اور ذو الکفل کو دیکھو! یہ سب صبر کرنے والوں میں سے تھے۔"

صبر کے اجر کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے:

"إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ" (الزمر:۱۰)

ترجمہ: "جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں، ان کا ثواب انھیں بے حساب دیا جائے گا۔"

ان جیسی آیاتِ قرآنیہ کی وجہ سے ایک مسلمان کی نظر میں، صبر کی اہمیت وعظمت اور اس کے دنیوی واُخروی فوائد مسلّم ہیں۔ جب مسلمان صبر جیسی نبوی صفت سے کام لے گا تو پھر اللہ تعالیٰ اسے بے حساب اجر وثواب سے نوازیں گے۔

شدائد پر صبر کا حکم:

اللہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شدائد پر صبر کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وَاتَّبِعْ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ" (سورۂ یونس:۱۰۹)

ترجمہ: "اور جو وحی تمہارے پاس بھیجی جا رہی ہے، تم اس کی اتباع کرو، اور صبر سے کام لو، یہاں تک کہ اللہ کوئی فیصلہ کردے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔"

حبِّ جاہ کا علاج صبر ہے:

علمائے اہل کتاب کے دلوں میں جاہ یعنی منزلت ومنصب اور مال ودولت کی محبت اس طرح گھس چکی تھی کہ سچائی کے کھل کر سامنے آنے کے بعد بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ اللہ پاک نے قرآن عظیم میں حبِّ جاہ اور مال ودولت کی محبت کا علاج بتادیا کہ صبر سے مال و دولت کی محبت دل سے نکلے گی اور نماز سے منزلت و منصب کی محبت دل سے نکلے گی۔ ارشاد فرمایا:

"وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ" (البقرۃ:۴۵)

ترجمہ: "اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔"

تفسیر عثمانی میں ہے: "علمائے اہل کتاب جو بعد وضوحِ حق بھی آپ پر ایمان نہیں لاتے تھے، اس کی بڑی وجہ حبِّ جاہ اور حبِّ مال تھی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کا علاج بتادیا۔ صبر سے مال کی طلب اور محبت جائے گی اور نماز سے عبودیت وتذلل آئے گا اور حبِ جاہ کم ہوگی۔" (تفسیر عثمانی)

صبر کرنے والوں کا خصوصیت سے ذکر:

اللہ تعالیٰ نے بہت سے نیکوکار مثلاً: اللہ تعالیٰ

کی محبت میں رشتے داروں، یتیموں اور مسکینوں پر مال خرچ کرنے والے، راہ گیروں اور سائلوں پر مال صرف کرنے والے، غلاموں کو آزاد کرانے والے، اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے لوگوں کا ذکر کیا ہے، پھر خصوصیت کے ساتھ صبر کرنے والوں کو قابلِ تعریف شمار کیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

’’وَالصَّابِرِیْنَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِیْنَ الْبَأْسِ أُولٰئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَأُولٰئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ‘‘ (البقرۃ:۱۷۷)

ترجمہ: ’’اور تنگی اور تکلیف میں، نیز جنگ کے وقت، صبر واستقلال کے خوگر ہوں، ایسے لوگ ہیں جو سچے (کہلانے کے مستحق) ہیں اور یہی لوگ ہیں جو متقی ہیں۔‘‘

اس آیت کی تفسیر میں مفتی محمد شفیع صاحبؒ لکھتے ہیں: ’’ان سب نیکوکار لوگوں میں خصوصیت سے قابلِ مدح صابرین ہیں، کیوں کہ صبر ہی ایک ایسا ملکہ اور ایسی قوت ہے جس سے تمام اعمالِ مذکورہ میں مدد لی جاسکتی ہے۔‘‘

(معارف القرآن:۱/ ۴۳۳)

صبر کی نصیحت:

اللہ پاک نے حضرت لقمانؒ کو عقل وفہم اور دانائی سے نوازا تھا اور ان کو اچھی اور بری چیزوں میں شناخت کا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ انھوں نے اپنے بیٹے کو چند نصیحتیں فرمائیں، انھوں نے اپنے بیٹے کو منعمِ حقیقی کے احسانات پر ادائے شکر، شرک سے باز رہنے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے راستے میں جو تکلیف پیش آئے، اس پر صبر کرنے کی نصیحت فرمائی۔ یہ سب قرآن کریم میں محفوظ ہیں:

’’یَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا أَصَابَکَ إِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ۔‘‘

(لقمان:۱۷)

ترجمہ: ’’بیٹا! نماز قائم کرو اور لوگوں کو نیکی کی تلقین کرو، اور برائی سے روکو، اور تمھیں جو تکلیف پیش آئے، اس پر صبر کرو! بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔‘‘

تفسیر عثمانی میں ہے: ’’یعنی دنیا میں جو سختیاں پیش آئیں، جن کا پیش آنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلے میں اغلب ہے، ان کو تحمل اور اولوالعزمی سے برداشت کر، شدائد سے گھبرا کر ہمت ہار دینا حوصلہ مند بہادروں کا کام نہیں۔‘‘

(تفسیر عثمانی)

صبر اور معافی ہمت کے کاموں میں سے ہے:

صبر اور معافی کی بڑی اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمت کے کاموں میں شمار فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ۔‘‘ (الشوریٰ:۴۳)

ترجمہ: ’’اور حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی صبر سے کام لے، اور درگزر کر جائے؛ تو یہ بڑی ہمت کی بات ہے۔‘‘

اس آیت کی تفسیر میں ہے: ’’غصہ کو پی جانا اور ایذائیں برداشت کرکے ظالم کو معاف کردینا، بڑی ہمت اور حوصلہ کا کام ہے۔ حدیث میں ہے کہ جس بندہ پر ظلم ہو اور محض اللہ کے واسطے اس سے درگزر کرے، تو ضرور ہے کہ اللہ اس کی عزت بڑھائے گا اور مدد کرے گا۔‘‘ (تفسیر عثمانی)

اب تک صبر سے متعلق چند آیاتِ قرآنیہ پیش کی گئیں۔ اب صبر کے حوالے سے چند احادیثِ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام پیش کی جارہی ہیں۔

صبر وتحمل کے حوالے سے بھی آپ ﷺ کی پوری زندگی ایک عظیم نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کے ارشادات میں صبر وتحمل کے حوالے سے بہت سے اسباق ہیں:

نقصان پر صبر کرنا:

مومنین کے بارے میں حدیث میں ہے کہ ہر حال میں ان کے لیے خیر ہی خیر ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ اگر کوئی خوشی کا موقع ہو تو اللہ کا شکر ادا کرے اور ثواب حاصل کرے۔ اگر کوئی نقصان پہنچے تو اس پر صبر کرے، اس پر بھی ثواب ملتا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

ترجمہ: ’’مومن آدمی کا بھی عجیب حال ہے کہ اس کے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں کہ اگر اسے کوئی خوشی ملی تو اس نے شکر ادا کیا، تو اس کے لیے اس میں ثواب ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچا اور اس نے صبر کیا، تو اس کے لیے اس میں بھی ثواب ہے۔‘‘

(صحیح مسلم:۲۹۹۹)

بچہ کی موت پر صبر کی تلقین:

جب آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا بیٹا مرنے کے قریب تھا، تو انھوں نے آپ ﷺ کو خبر پہنچوائی۔ اس پر آپ ﷺ نے ان کو جو پیغام بھیجا، اس میں صبر کی تلقین فرمائی:

’’إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطٰی، وَکُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّی، فَلْتَصْبِرْ، وَلْتَحْتَسِبْ۔‘‘ (صحیح البخاری:۱۲۸۴)

ترجمہ: ’’بے شک اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہے جو انھوں نے لیا اور اسی پاک ذات کی ملک ہے جو انھوں نے دیا اور ہر چیز ان کے پاس وقتِ مقررہ کے ساتھ ہے، پس صبر کریں اور ثواب کی امید رکھیں۔‘‘

صبر مصیبت کی ابتدا میں کرنا چاہیے:

کسی مصیبت کے اول وقت میں صبر کرنا مشکل اور دشوار کن مرحلہ ہوتا ہے۔ وقت ٹلنے کے ساتھ ساتھ صبر کرنا آسان ہوجاتا ہے، اس لیے جب پہلی بار کسی مصیبت کی خبر آئے یا مصیبت کا سامنا ہو، تو اسی وقت صبر کرنا حقیقی صبر ہے اور ایسے صبر پر ثواب دیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ’’إِنَّمَا الصَّبرُ عِنْدَ الصَّدمَةِ الأُولٰی‘‘ یعنی: ’’صبر تو صدمہ کے ابتدائی وقت میں ہے۔‘‘ (صحیح بخاری:۱۲۸۳)

آنکھ کی بینائی ختم ہونے پر صبر کرنا:

اگر کسی شخص کی آنکھ سے بینائی ختم ہوجائے اور وہ شخص اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ان دو آنکھوں کے بدلے جنت عطا فرمائیں گے۔ حدیث قدسی میں ہے:

ترجمہ: ’’اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں (دو آنکھوں) کے حوالے سے آزماتا ہوں (دیکھنے کی قوت سلب کرلیتا ہوں)، پھر وہ اس پر صبر کرتا ہے، تو ان دونوں کے بدلے میں اسے جنت عطا فرماتا ہوں۔‘‘ (صحیح بخاری:۵۶۵۳)

لوگوں کی ایذا پر مومن کا صبر کرنا:

ایسے مومنین جو لوگوں سے میل جول رکھتے ہیں اور پھر ان سے جو کوئی ایذا پہنچتی ہے، اس پر صبر کرتے ہیں، تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ بڑے اجر سے نوازتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ترجمہ: ’’جو مومن لوگوں سے میل جول رکھے اور ان کی ایذا پر صبر کرے، اسے زیادہ ثواب ملے گا، اس مومن کی بہ نسبت جو لوگوں سے میل جول نہ رکھے اور ان کی ایذا پر صبر نہ کرے۔‘‘ (سنن ابن ماجہ:۴۰۳۲)

ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ انسان ایک معاشرہ میں رہتا ہے۔ ایک ساتھ رہنے میں کبھی کبھی شریف انسان کے ساتھ بھی کچھ نہ کچھ اَن بَن، رنجش اور ناموافقت ہو ہی جاتی ہے۔ آدمی کے اپنے گھر میں بھی رنجیدگی، بگاڑ اور ناچاقی ہوجاتی ہے۔ ایسے مواقع سے ہمیں غیظ و غضب میں آکر، کوئی فیصلہ نہیں لینا چاہیے۔ ایک دوسرے کی غلطی اور خطا کو معاف اور درگزر کرکے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس پر جہاں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ثواب ملے گا، وہیں معاشرہ اور گھر میں بہت سے مفاسد کا سدّ باب آسانی سے ہوجائے گا۔ ایک بڑی کمزوری یہ ہے کہ ہم معمولی باتوں پر جذبات کی رَو میں آکر بہت سے فیصلے لے لیتے ہیں۔ ان فیصلوں کی وجہ سے ہم اپنا چین وسکون کھودیتے ہیں اور پھر ناکامی ہاتھ لگتی ہے۔ اگر ہم پرسکون اور کامیاب زندگی گزارنا چاہتے ہیں؛ تو ہمیں عفو و درگزر، صبر و تحمل اور برداشت کے حوالے سے قرآن وحدیث کی ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب نبی محمد ﷺ کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ‘‘ (احقاف:۳۵)

ترجمہ: ’’غرض (اے پیغمبر!) آپ اسی طرح صبر کیے جائیں جیسے اولوالعزم پیغمبروں نے صبر کیا۔‘‘ ✿✿

تحفظ ختم نبوت کانفرنس وتقریبِ دستار بندی

لاہور......جامعہ فاروقیہ محب اسٹاپ مانگا رائے ونڈ روڈ لاہور سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس و تقریب دستار بندی پرنسپل جامعہ ہذا حکیم مولانا محمد براء حسن خان کی زیر نگرانی منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، امیر مجلس لاہور شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا عبدالعزیز، مولانا عبدالنعیم، قاری سید انوار الحسن شاہ بخاری، مولانا محمد قاسم گجر، قاری حماد انور نفیسی، مولانا محمد ارشد، قاری محمد زاہد قصوری سمیت علماء وائمہ مساجد، دینی جماعتوں کے راہنماؤں اور زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار اور امت مسلمہ کے لیے ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور ان کی شرانگیزیوں پر کڑی نظر رکھنا تمام مسلمانوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ قادیانی فتنہ اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والا ہے۔ زندگی کے آخری لمحات تک تحفظ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ سر انجام دیتے رہیں گے، ہمارا ایک ایک سانس ناموس رسالت کے لیے وقف ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلمان قادیانیوں اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرکے غیرت ایمانی کا ثبوت دیں۔ علماء کرام نے عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ شیزان اور دیگر قادیانی اداروں کا مکمل طور پر بائیکاٹ کرکے محبت رسول کا ثبوت دیں۔ کانفرنس میں جامعہ سے فارغ ہونے والے طلبہ کی دستار بندی کی گئی۔

”صُوَرٌ مِنْ حَيَاةِ الصَّحابة“ زندگیاں صحابہ رضی اللہ عنہم کی

حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”جو شخص پیروی کرنا چاہے، اسے ان لوگوں کی پیروی کرنی چاہئے جو وفات پا چکے ہیں، اس لئے کہ آدمی جب تک زندہ رہتا ہے، اس کے فتنہ میں پڑنے اور دین حق سے ہٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے، وہ لوگ جن کی پیروی کرنی ہے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، وہ لوگ اس امت کے افضل ترین افراد تھے، ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری تھی۔ وہ دین کا گہرا علم رکھتے تھے اور تکلف سے دور تھے، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ مسلمانو! تم ان کا مقام پہچانو، ان کے پیچھے چلو اور ان کے اخلاق وسیرت کو حتی الامکان مضبوطی سے پکڑو، اس لئے کہ وہ لوگ صراطِ مستقیم اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہِ ہدایت پر تھے۔“ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

تصنیف: ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشا مرحوم (مصر) مترجم: مولانا اقبال احمد قاسمی، یوکے اسلامک مشن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ ہجری میں دعوت دین کے دائرے کو وسیع کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اس کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب قوم کے حکمرانوں کو آٹھ دعوتی خطوط لکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن حکمرانوں کے پاس یہ خطوط ارسال فرمائے تھے ان میں سے ایک ثمامہ ابن اثال حنفی بھی تھے۔ ثمامہ کو اہم حکمرانوں میں شامل کرنا اور ان کے یہاں دعوتی خطوط روانہ کرنا حیرت انگیز اور قابل تعجب اس لئے نہیں تھا کہ وہ نہایت با اثر اور اہم شخصیت کے مالک تھے۔ وہ دورِ جاہلیت میں عرب کے ایک حکمران بنوحنیفہ کے ایک ذی اثر رئیس اور علاقہ یمامہ کے ان بادشاہوں میں سے تھے جن کی کوئی بات ٹھکرائی نہیں جاتی تھی۔

جب ثمامہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا تو اس نے ان کے ساتھ نہایت توہین آمیز اور غیر ذمہ دارانہ رویہ اپنایا۔ جھوٹے انانیت اور جاہلانہ غرور نے اس کو گناہ پر جما دیا اور اس نے دعوت حق سے اپنے کان بند کر لئے۔ پھر شیطان اس پر سوار ہو گیا اور برابر اسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر کے ان کی دعوت کو نیست و نابود کر دینے پر ابھارتا رہا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے خبری کی حالت میں اچانک حملہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام کر دینا چاہتا تھا اور اپنے اس ناپاک منصوبے کی تکمیل کے لئے وہ کسی مناسب موقع کا انتظار کرنے لگا، اگر اس کے چچا نے عین وقت پر اس کو اس منصوبے پر عمل کرنے سے روک نہ دیا ہوتا تو اس کا یہ گھناؤنا جرم شاید پایہ تکمیل کو پہنچ گیا ہوتا۔

مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس کے شر سے محفوظ رکھا۔ ثمامہ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادہ سے باز آ گیا لیکن وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو قتل کرنے کے ارادے سے دست بردار نہیں ہوا۔ وہ برابر ان کی تاک میں لگا رہا۔ آخر کار وہ چند صحابہ پر قابو پانے میں کامیاب ہو گیا اور ان کو نہایت دردناک طریقے سے قتل کر ڈالا (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔ اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں اس بات کا اعلان فرمادیا کہ وہ جہاں کہیں ملے قتل کر دیا جائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے قتل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعلان کے کچھ ہی دنوں بعد ثمامہ نے عمرہ ادا کرنے کا ارادہ کیا اور اس ارادے سے وہ اپنے علاقے یمامہ سے مکہ کی سمت روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر وہ کعبہ کا طواف اور اس میں رکھے ہوئے بتوں کے لئے قربانی کا ارادہ رکھتا تھا۔ لیکن اپنے اس سفر کے دوران میں وہ مدینہ کے قریب ایک راستے سے گزرتے ہوئے اچانک ایک ایسی آفت میں پھنس گیا جس کا اسے وہم وگمان تک نہیں تھا۔ ہوا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے کچھ مسلمانوں پر مشتمل ایک فوجی دستے نے جو اس خطرے کے پیش نظر کہ کہیں کوئی شر پسند رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھا کر مدینہ کے باشندوں کو نقصان نہ پہنچا دے ثمامہ کو دیکھا اور اسے گرفتار کر لیا (حالانکہ ان میں سے کوئی بھی اس کو پہچانتا نہ تھا) اور اس کو مدینہ لائے، اسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا اور اس بات کا انتظار کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس

نفیس اس قیدی کے حالات سے واقفیت حاصل کر کے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ صادر فرمائیں گے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے مسجد کی طرف آئے اور اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ثمامہ پر پڑی جو ستون سے بندھا ہوا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا:''جانتے ہو تم لوگوں نے کس کو گرفتار کیا ہے؟

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں اے اللہ کے رسول! ہم اس سے واقف نہیں ہیں۔

''یہ قبیلہ بنی حنیفہ کا سردار ثمامہ ابن اثال ہے۔اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔'' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس گھر تشریف لے گئے اور گھر والوں سے کہا کہ تمہارے پاس جو بھی کھانا ہو اسے جمع کرکے ثمامہ بن اثال کے پاس بھیج دو، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ میری اونٹنی کا دودھ صبح وشام دوہ کر اس کو پیش کیا جائے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمامہ کو اسلام کی طرف مائل کرنے کے خیال سے اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا:

''ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے۔تم ہماری طرف سے کس قسم کے سلوک کی توقع رکھتے ہو؟''

اس نے جواب دیا:

''میں آپ کے متعلق اچھا گمان اور آپ سے اچھے برتاؤ کی امید رکھتا ہوں لیکن اگر آپ میرے قتل کا فیصلہ کرتے ہیں تو ایک ایسے شخص کو قتل کرائیں گے جو قتل کا مجرم ہے اور اگر احسان کرکے مجھے چھوڑ دیں تو ایک احسان کرنے والا اپنا ممنون کرم پائیں گے اور اگر آپ کو مال کی خواہش ہے تو وہ بھی فرمائیے۔ جتنا مال چاہیں گے دیا جائے گا۔''

اس گفتگو کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثمامہ کو اس کے حال پر چھوڑا اور دو روز تک اس سے کوئی روک ٹوک نہیں کیا۔اس دوران اس کے پاس حسب معمول کھانے پینے کی چیزیں اور اونٹنی کا دودھ برابر پہنچتا رہا۔دو دن بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر اس کے پاس تشریف لائے اور وہی سوال کیا:

''ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے۔تم ہم سے کس سلوک کی توقع رکھتے ہو؟''

اس نے جواب دیا:

''میرے پاس کہنے کی وہی باتیں ہیں جو اس سے پہلے میں کہہ چکا ہوں۔ اگر آپ میرے اوپر احسان کرتے ہیں تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو اس کی قدر پہچانتا ہے اور اگر میرے قتل کا فیصلہ کرتے ہیں تو آپ کا یہ فیصلہ حق بہ جانب ہوگا، کیونکہ میں آپ کے آدمیوں کو قتل کرکے اس کا مستحق قرار پا چکا ہوں اور اگر آپ کو مال کی خواہش ہے تو بتائیے، جو چاہیں گے آپ کو پیش کیا جائے گا۔''

اس موقع پر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے مزید کچھ نہیں کہا بلکہ اس کو چھوڑ کر چلے گئے۔ البتہ اگلے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر اس کے پاس گئے اور پھر وہی سوال دوہرایا:''ثمامہ! تم کو ہماری طرف سے کس برتاؤ کی امید ہے؟'' اور اس نے بھی حسب سابق وہی جواب دیا کہ:''اگر آپ میرے اوپر احسان کرتے ہیں تو ایک احسان شناس شخص پر احسان کریں گے اور اگر مجھے قتل کرا دیتے ہیں تو میں اس کا مستحق ہوں اور اگر آپ کو مال کی ضرورت ہو تو فرمائیے۔ آپ کا مطلوبہ مال میں آپ کو پیش کردوں گا۔''

اس سوال وجواب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ثمامہ کو رہا کردو اور حسب ارشاد اس کی زنجیریں کھول دی گئیں۔ رہائی پاکر ثمامہ مسجد سے نکلا اور مدینہ کے باہر بقیع کے قریب واقع کھجوروں کے ایک باغ میں گیا جس میں کنواں تھا۔اپنی سواری کو اسی کنویں کے پاس بٹھا کر اس کے پانی سے خوب اچھی طرح غسل کیا اور پاک صاف ہوکر پھر اسی راستے سے چل کر مسجد میں واپس آ گیا۔اس نے مسجد میں مسلمانوں کی ایک مجلس کے قریب پہنچ کر بہ آواز بلند کلمہ شہادت پڑھ کر اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوکر بولا:

''اے محمد! اللہ کی قسم، روئے زمین پر کوئی چہرہ میرے نزدیک آپ کے چہرے سے زیادہ مبغوض اور قابل نفرت نہ تھا۔ مگر اب یہ مجھے ہر چہرے سے زیادہ محبوب ہے۔ اور اللہ کی قسم! آپ کے دین سے زیادہ قابل نفرت میرے نزدیک کوئی دین نہ تھا لیکن اب یہ مجھے تمام ادیان سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور اللہ کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ ناپسندیدہ میرے نزدیک کوئی دوسرا شہر نہیں تھا مگر اب آپ کا یہ شہر مجھے تمام شہروں سے زیادہ پسند ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب المغازی، حدیث 4372، صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب ربط الاسیر)

تھوڑی دیر رک کر پھر بولے:

''میں نے آپ کے کچھ ساتھیوں کو قتل کیا ہے۔ اس کی تلافی کے لئے آپ میرے اوپر کیا عائد کرتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ! اس سلسلے میں تمہارے اوپر نہ قصاص ہے نہ دیت۔ کیونکہ اسلام نے تمہاری تمام سابقہ زیادتیوں اور غلط کاریوں کو حرف غلط کی طرح

مٹا دیا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام لانے کی وجہ سے جنت کی خوشخبری دی۔ ان کا چہرہ فرط مسرت سے چمک اٹھا۔ کہنے لگے کہ: ’’اللہ کی قسم! میں نے آپ کے جتنے صحابہ کو قتل کیا ہے اس سے کئی گنا تعداد میں مشرکین کو قتل کروں گا۔ اور اپنی ذات کو، اپنی تلوار کو اور ان لوگوں کو جو میرے ماتحت اور ہم نوا ہیں آپ کی اور آپ کے دین کی نصرت وتائید کے لئے وقف کرتا ہوں۔‘‘

بلا تاخیر پھر کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کے سواروں نے مجھے اس وقت گرفتار کیا تھا جب میں عمرہ کی نیت سے نکلا تھا، تو آپ کے خیال میں اب مجھے اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم مکہ جا کر عمرہ ادا کرلو۔ (صحیح بخاری، کتاب المغازی، حدیث:۴۳۷۲، صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب رابط الاسیر) مگر یہ عمرہ اب تم اللہ اور اس کے رسول کی شریعت کے مطابق ادا کرو گے۔‘‘ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسک حج اور افعال عمرہ کی تعلیم دی۔

حضرت ثمامہ ابن اثال رضی اللہ عنہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے روانہ ہوئے، جب بطن مکہ میں پہنچے تو وہیں کھڑے ہو کر بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا شروع کردیا:

’’لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك۔‘‘ (یہ تلبیہ لبیک کہنے کے مسنون الفاظ صحیح بخاری، کتاب الحج، حدیث ۱۵۴۹ میں موجود ہیں)

’’میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ بے شک ساری تعریفیں اور تمام نعمتیں تیرے لئے ہیں اور اقتدار تیرا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔‘‘

وہ دنیا کے سب سے پہلے مسلمان تھے جو تلبیہ پڑھتے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تھے۔ قریش کے لوگ اس ناگہانی اور غیر متوقع آواز کو سن کر سہم گئے اور غضبناک ہو کر دوڑے انہوں نے اپنی تلواریں بے نیام کرلیں۔ اس آواز کی طرف لپکے تاکہ اس شخص پر ٹوٹ پڑیں جو ان کے احاطے میں گھس آیا تھا۔ وہ لوگ ثمامہ رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے تو انہوں نے تلبیہ کی آواز اور تیز کردی۔ وہ ان کی طرف نہایت لاپروائی اور بے خوفی کے ساتھ دیکھ رہے تھے۔ ایک قریشی جوان نے تیر چلا کر ان کو قتل کرنا چاہا مگر دوسروں نے اس کو یہ کہتے ہوئے ایسا کرنے سے روک دیا کہ تیرا برا ہو۔ جانتا ہے کہ یہ کون ہے؟ یہ یمامہ کا بادشاہ ثمامہ ابن اثال ہے۔ اگر تم نے اس کو کوئی نقصان پہنچایا تو اس کے قبیلے والے ہمارے یہاں غلے کی برآمد روک کر ہم کو بھوکا ماردیں گے۔ پھر وہ لوگ اپنی تلواریں میان میں کر کے حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے اور ان سے بولے:

’’ثمامہ! یہ تم کو کیا ہوگیا ہے؟ کیا تم بے دین ہوگئے؟ اور تم نے اپنا اور اپنے آباو اجداد کا دین ترک کردیا ہے؟‘‘

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

’’نہیں! میں بے دین نہیں ہوا بلکہ میں نے سب سے اچھے دین، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی پیروی اختیار کرلی ہے۔‘‘

اس کے بعد انہوں نے کہا کہ: ’’اس گھر والے کی قسم! میرے واپس جانے کے بعد یمامہ کے گیہوں کا ایک دانہ اور وہاں کی پیداوار کا کوئی حصہ اس وقت تک تمہارے یہاں نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ تم سب کے سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہ اختیار کرلو۔‘‘ (مگر صحیحین میں صرف اسی قدر ہے کہ جب ثمامہ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ پہنچے تو کسی نے ان سے کہا کہ تم بے دین ہوگئے ہو۔ انہوں نے کہا کہ نہیں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو قبول کر کے مسلم ہوگیا ہوں۔ اللہ کی قسم! اب یمامہ سے تمہارے پاس گیہوں کا ایک دانہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر نہیں آئے گا)۔

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ نے قریش کی آنکھوں کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عمرہ کے ارکان ادا کئے۔ انہوں نے غیر اللہ اور بتوں کے لئے نہیں، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے قربانی کے جانور ذبح کئے اور واپس اپنے وطن آگئے۔ واپس آکر انہوں نے اپنے قبیلہ والوں کو قریش کے یہاں غلے کی سپلائی روک دینے کا حکم دیا۔ قبیلہ والوں نے ان کے اس حکم کی تعمیل کی اور اہل مکہ کے یہاں اپنی پیداوار کی سپلائی بند کردی۔

اقتصادی پابندی جو ثمامہ ابن اثال رضی اللہ عنہ نے قریش کے خلاف لگائی تھی، بتدریج سخت سے سخت تر ہوتی چلی گئی۔ اس کے نتیجے میں غلے کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہوگیا، لوگوں میں فاقہ کشی عام ہوگئی اور ان کی تکلیف اور پریشانی زیادہ بڑھ گئی اور جب نوبت یہاں تک پہنچی کہ ان کو اپنے اور بال بچوں کے بھوک سے مرجانے کا شدید خطرہ لاحق ہوگیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا: ہم آپ کے متعلق پہلے سے یہ بات جانتے ہیں کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور دوسروں کو اس کی تاکید کرتے ہیں۔ مگر اس وقت ہم جس صورت حال کا سامنا کررہے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ نے ہمارے ساتھ قطع رحمی کا طرز عمل اختیار کر رکھا ہے۔

ثمامہ ابن اثال نے غلے کی برآمد پر پابندی لگا کر ہمیں سخت تکلیف اور پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کو لکھ دیں کہ وہ غلہ وغیرہ ہماری ضرورت کی چیزوں پر عائد کردہ پابندی ختم کر دیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کو لکھ دیا کہ وہ قریش کے خلاف پیداوار کی برآمد پر لگائی ہوئی بندش ختم کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق وہ پابندی اٹھائی اور قریش کے یہاں غلے کی سپلائی جاری کر دی۔

حضرت ثمامہ ابن اثال رضی اللہ عنہ زندگی بھر اپنے دین کے وفادار اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئے ہوئے عہد کے پابند رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور اہل عرب اجتماعی اور انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ کے دین سے نکلنے لگے اور مسیلمہ کذاب نے بنوحنیفہ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے انہیں اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دینی شروع کی تو حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ اس کے سامنے ڈٹ گئے۔ انہوں نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ بنوحنیفہ کے لوگو! خبردار! اس گمراہ کن دعوت کو ہرگز قبول نہ کرنا جس میں نور ہدایت کا دور دور تک پتا نہیں۔ اللہ کی قسم! یہ شقاوت و بدبختی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ان لوگوں پر مسلط کیا ہے جو اسے اختیار کریں اور زبردست امتحان و آزمائش ہے ان لوگوں کے لئے جو اس سے اجتناب کریں۔

انہوں نے مزید فرمایا:

بنوحنیفہ والو! ایک وقت میں دو نبی نہیں ہو سکتے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ ان کی نبوت میں کسی کو شریک کیا گیا ہے۔

”حٰم تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ۔“

(سورہ۴۰/ المؤمن: آیت ۱-۳)

”حم! اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے سب کچھ جاننے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ سخت عذاب دینے والا اور بڑا صاحب فضل ہے۔ کوئی معبود اس کے سوا نہیں۔ اس کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔

پھر فرمایا کہ کہاں اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم کلام اور کہاں مسیلمہ کذاب کا قول: (یاضفدع نقی ما تنقین لا الشراب تمنعین و لا الماء تکدرین)

”اے مینڈک! تم جتنا چاہو ٹرٹر کرتے رہو۔ اپنی اس ٹرٹر سے نہ تم پینے سے روک سکتے نہ پانی کو گدلا کر سکتے ہو۔“

پھر وہ اپنے قبیلے کے ان لوگوں کو لے کر الگ ہو گئے جو اسلام پر ثابت قدم رہ گئے تھے اور اللہ کی راہ میں جہاد اور اس کے دین کو زمین پر غالب کرنے کے لئے مرتدین کے ساتھ جنگ و قتال میں مشغول ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ حضرت ثمامہ ابن اثال رضی اللہ عنہ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزا دے اور اس جنت سے نوازے جس کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے۔ آمین یارب العالمین۔ ❁❁

مجاہد ختم نبوت شیخ اعجاز احمد سحرائی

شیخ اعجاز احمد سحرائی نوشہرہ ورکاں کے رہنے والے صحیح العقیدہ مسلمان تھے، اللہ پاک نے انہیں مماتیت اور خارجیت کے جراثیم سے بچایا ہوا تھا۔ اس لئے کہ یہ جراثیم اس علاقہ میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی ذمہ داروں میں سے تھے، جب بھی مرکز سے کوئی ضرورت پیش آئی یا کوئی تحریک پیش ہوتی ہمیشہ آگے آگے ہوتے تھے۔ لکھنے پڑھنے کا ذوق بھی خوب رکھتے تھے۔ ۳۰ سال سے روزنامہ خبریں کے نمائندہ چلے آرہے تھے۔ امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے اکابرین سے براہِ راست تعلق رکھتے تھے۔ ۱۴/ اکتوبر جمعۃ المبارک کے دن انتقال فرمایا۔

آپ کے فرزند ارجمند حافظ سعد اعجاز کی اقتدا میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی، نماز جنازہ میں اپنے پرائے ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے، قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے تھے، مخالفین کو چیلنج کرتے تھے کہ آپ لوگ حکومت میں ہیں، مولانا کے خلاف کرپشن ثابت کر دیں، میری آٹھ کروڑ کی جائیداد ہے، میں آپ لوگوں کے نام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ پی ٹی آئی سمیت کسی پارٹی کو ان کا چیلنج قبول کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ انہوں نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار بیٹے سوگوار چھوڑے، اُن کی یاد میں مقامی احباب نے ۲۲/ اکتوبر کو مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد مولانا عبیداللہ انورؒ میں تعزیتی جلسہ رکھا، جلسہ سے مولانا قاری عمر حیات، مولانا محمد عارف شامی اور راقم نے خطاب کرتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

حضرت مولانا مشتاق احمد عباسی رحمۃ اللہ علیہ

حیات و خدمات

مولانا محمد ساجد احمد عباسی ابن مشتاق احمد عباسیؒ

اسم گرامی:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اسم گرامی مشتاق احمد عباسی تھا، والد گرامی کا نام خدابخش خان عباسی تھا۔

جائے پیدائش:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جائے پیدائش نواں کوٹ، خانپور، ضلع رحیم یار خان، صوبہ پنجاب، پاکستان ہے۔

تاریخ پیدائش:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تاریخ پیدائش ۳۰ ر شوال ۱۳۷۳ھ بمطابق ایک جنوری ۱۹۵۴ء ہے۔

حصول علم:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے: والد ماجد نے ہم تینوں بھائیوں رشید احمد، بشیر احمد اور مجھے حضرت درخواستیؒ کے مدرسہ مخزن العلوم میں داخل کرادیا۔

میرے قرآن مجید کے استاذ پہلے قاری عبیداللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے، اس کے بعد قاری نور احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تقریباً پورا قرآن مجید حفظ کیا، حضرت قاری نور احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والد کی طرح شفیق و مہرباں تھے۔ حضرت درخواستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز ترجمہ قرآن وحدیث و بیانات ومواعظ شروع ہی سے سنے، خان پور بالکل چھوٹا شہر تھا۔

حفظ کے بعد درجہ کتب بھی مدرسہ مخزن العلوم میں شروع کیا، فارسی کے ہمارے استاذ مولانا عبدالواسع مرحوم اور حاجی مطیع الرحمٰن درخواستی تھے، کافیہ تک پڑھنے کے بعد پھر میں خان پور سے ماڑی اللہ بچایا داخل ہوگیا، یہاں مہتمم مدرسہ حافظ نذر محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور استاذ کتب مولانا محمد امیر تونسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے، ایک سال یہاں پڑھنے کے بعد پھر میں گوجرانوالہ مدرسہ نصرۃ العلوم میں داخل ہوا، یہاں مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و حضرت صوفی عبدالحمید سواتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شاگردی نصیب ہوئی، ۱۹۷۳ء میں جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخل ہوا، یہاں مہتمم حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے، میرے اساتذہ حضرت علامہ غلام رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاص طور پر تھے، ۱۹۷۴ء میں دارالعلوم کبیر والا میں داخل ہوا، یہاں مشہور اساتذہ میں حضرت مولانا مفتی علی احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت مولانا منظور الحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مولانا محمد یاسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ ۱۹۷۵ء میں دورہ حدیث کے لیے جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں داخلہ لیا، بخاری شریف جلد اول حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور جلد ثانی حضرت اقدس علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پڑھنے کی سعادت ملی۔

دورہ تفسیر القرآن حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس پانچ مرتبہ پڑھا، حضرت تاج الاصفیاء شیخ المشائخ حضرت مولانا عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس اور مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بھی دورہ تفسیر القرآن پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

روحانی سفر:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کئی سلاسل طیبہ سے روحانی طور پر مستفید تھے:

(۱) سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ، (۲) سلسلۂ چشتیہ (۳) سلسلۂ قادریہ، (۴) سلسلۂ سہروردیہ، (۵) سلسلۂ مدنیہ۔

جن مشائخ عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خلافت ملی:

(۱) حضرت صوفی محمد یعقوب صاحب پانی پتی ثم لکھنوی مقیم و مدفون کبیر والا ضلع خانیوال قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز۔

(۲) حضرت مولانا عزیز احمد بن حضرت مولانا عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۳) حضرت مولانا قاری محمد ایوب الرحمٰن انوری بن حضرت اقدس مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۴) حضرت مولانا مفتی محمد ادریس مظاہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۵) حضرت صوفی احمد دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۶) حضرت صوفی محمد اسلم مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۷) حضرت مولانا حامد علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انتہائی سادگی پسند تھے، اپنے آپ کو حد درجہ مٹایا ہوا تھا، تواضع اور عاجزی کی جیتی جاگتی مثال تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے جو مختصر حالات زندگی تحریر فرمائے ہیں ان کا عنوان داستان فقیر اور سوانح فقیر ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درویش صفت انسان تھے، گوشہ نشینی پسند فرماتے تھے، ہجوم خلق سے گھبراتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اخفائے حال غالب تھا، بہت صاف دل تھے، دل میں کوئی بات نہیں رکھتے تھے، متقی و پرہیز گار تھے، متوکل تھے، اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے تھے مخلوق پر اعتماد نہیں فرماتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقیر اور قلندر صفت عظیم انسان تھے۔

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اندرون سندھ سیلاب زدگان کی معاونت کے لیے سفر فرمایا تو وہاں اپنے پاس موجود تمام پیسے تقسیم فرمائے یہاں تک کہ اپنی گاڑی کے پیٹرول کے پیسے بھی باقی نہ رہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مخلوق خدا پر بہت مشفق تھے، سخاوت میں بے مثال تھے، حقوق اللہ، حقوق العباد اور حقوق النفس کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں فرماتے تھے، ہر قسم کی مخلوقِ خدا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے استفادہ کرتی تھی۔

جب راہ خدا میں خرچ کرتے تھے تو اس پر مطلع ہونے والوں کو فرمایا کرتے تھے کہ: یہ کسی کو نہ بتانا، حتیٰ کہ میرے بیٹوں کو بھی نہ بتانا۔ مہمان نوازی میں بے مثال تھے، اپنے متعلقین سے فرماتے تھے کہ: مدرسے میں آنے والا کوئی شخص کھانا کھائے بغیر نہ جائے، مہمانوں کو اتنا کھلاتے تھے کہ خدمت کرنے والے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم کے مطابق اشیائے خورد و نوش لا لا کر تھک جاتے تھے، اپنے متعلقین پر اتنا احسان فرماتے تھے کہ وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے احسانات تلے دب جاتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احسانات کی حد کر دی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام الانبیاء شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین نبی آخر الزمان صاحب خلق عظیم سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے ختم نبوت کے مسئلہ عظیمہ جلیلہ کے لیے بھی پوری سعی اور کوشش فرمائی ہے اور اس کے لیے بڑی خدمات قولی، فعلی اور تحریری طور پر انجام دی ہیں، اس کے لیے بڑے اسفار بھی فرمائے ہیں، تحفظ ختم نبوت کے لیے ہر میدان میں کام کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بڑے حضرات اور اہل شوریٰ سے اچھے تعلقات تھے، مثلاً: حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہم درس بھی تھے، رفیق سفر بھی تھے)۔ حضرت مولانا محمد جمیل صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحفظ ختم نبوت کے لیے ایک توانا آواز تھے۔

تصنیفات و تالیفات:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کئی کتابوں کے مصنف اور مرتب تھے:

(۱) خطبات و مواعظ جمعہ۔

(۲) مخزن مواعظ (اردو ترجمہ مجموعۃ الخطب تالیف مولانا عبدالحئی لکھنوی)۔

(۳) تقاریر جمعہ۔

(۴) فیض کثیر (عملیات)۔

(۵) مدارج ابن عربی۔

(۶) شجرۃ طیبہ مبارکۃ۔

(۷) انسانیت شیطان کی گرفت میں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور زمانہ کتاب خطبات و مواعظ جمعہ ہے، جو کتب خانوں کی زینت ہے، جس سے ہر طبقہ کے لوگ بھرپور استفادہ کر رہے ہیں، اس کتاب کی بدولت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ظاہری انتقال کے بعد بھی علمی میدان میں زندہ ہیں۔

اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں چھپنے کے بعد ہندوستان میں بھی چھپی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کئی مفید کتب اور رسائل بھی چھپوا کر مفت تقسیم فرمائے تھے:

(۱) اکمال الشیم (ترجمہ الحکم العطائیۃ) از امام ابن عطاء اللہ الاسکندری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۲) فتوحات ابن عربی از حضرت مولانا محمد مبارک علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (اس کا مقدمہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا ہے)۔

(۳) علوم روحانی از مولانا محمد برکت اللہ رضا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۴) مجموعہ خطب۔

(۵) مجموعہ وظائف۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مدرسہ صدیقیہ گارڈن کراچی سے ایک رسالہ بنام ماہنامہ الہادی جاری فرمایا جو سالہا سال تک چھپتا رہا اور مخلوق خدا منتفع ہوتی رہی۔

اس ماہنامہ کی بدولت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی، یہ ماہنامہ خالص علمی تصوف کا ترجمان تھا۔اس کے ذریعے اخلاق حسنہ، نسبت مع اللہ، تعمیری اور مثبت سوچ کا پیغام ایک جہاں میں پھیل جاتا تھا۔

انتقال پرملال:

انتقال کی رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے معمول کے مطابق تہجد کے لیے بیدار ہوئے، اور عبادات میں فجر تک مصروف رہے۔

فجر کی اذان ہونے پر فجر کی نماز مسجد صدیق اکبر گارڈن کراچی میں خود پڑھائی، نماز کی دونوں رکعتوں میں سورۃ الدھر پوری تلاوت کی، حالانکہ عام معمول یہ سورت پوری پڑھنے کا نہیں تھا، نمازی حضرات کہتے ہیں کہ اس دن بڑی کیفیات کے ساتھ نماز پڑھائی تھی، ہر آیت ترتیل کے ساتھ تلاوت کی تھی، جس کے دوران رو رہے تھے، نماز کے بعد سورۃ الکہف تلاوت فرمائی۔

اس کے بعد معمول کے مطابق صاحبزادگان کے ساتھ ناشتہ تناول فرمایا۔

ناشتہ کے بعد پوتوں سے شفقت کا معاملہ فرمایا، ان کو تعلیم کے لیے روانہ فرماتے وقت خرچہ بھی دیا، ان کے سارے معاملات بھی ملاحظہ فرمائے۔

اس کے بعد مسجد میں بیٹھ کر اپنے وظائف و اوراد، دلائل الخیرات شریف، حزب البحر، اذکار اور تلاوت میں مشغول ہوگئے۔

تقریباً ساڑھے سات بجے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحب زادے مولانا محمد عاصم عباسی صاحب نے دیکھا کہ دعا میں مصروف ہیں، رو رہے ہیں، گریہ وزاری جاری ہے، بیٹے کو دیکھا تو اخفائے حال کے لیے کتاب اپنے چہرہ مبارک کی طرف کردی تاکہ ان کو اپنا حال معلوم نہ ہو۔آٹھ بجے کے بعد مسجد کے محراب، منبر اور مصلیٰ کی طرف گئے اور خادموں کو صفائی کا حکم دیا، جمعہ کی تیاری کے لیے گھر بھی تشریف لے گئے، واپس تشریف لاکر مسجد میں بیٹھ گئے۔

مدرسہ صدیقیہ کے ایک استاذ نے آٹھ بج کر چالیس منٹ پر دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گردن مبارک تھوڑی سی جھکی ہوئی ہے اور کچھ پڑھ رہے ہیں، اسی دوران دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، تھوڑی دیر بعد ذکر کرتے ہوئے دوبارہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو ہاتھ مبارک نہ اٹھائے جاسکے، یہ دیکھ کر مدرسہ کے استاذ نے چیخ ماری اور صاحبزادگان کو بلایا، اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ذکر میں مشغول تھے اور آخری سانسوں میں تھے، اسی

مولانا عبدالحمید تونسوی کا انتقال .... (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید تونسویؒ دارالعلوم کبیر والا کے فاضل تھے۔آپ نے حضرت مولانا منظورالحق سابق مہتمم دارالعلوم کبیر والا، حضرت مولانا ظہورالحق، حضرت مولانا مفتی علی محمد، حضرت مولانا مفتی عبدالقادر، مولانا ظفر احمد قاسم جیسے اساتذۂ کرام سے علوم نبویہ کے حصول کی سعادت حاصل کی۔فراغت کے بعد ایک عرصہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال بانیان جامعہ حضرت مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ کی زندگی میں پڑھاتے رہے، کچھ عرصہ جامعہ علوم شرعیہ میں بھی درس حدیث دیتے رہے۔پانچ سال دارالعلوم فیصل آباد (حضرت مولانا زین العابدینؒ کے ادارہ) میں بھی تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ دوسال جامعہ رشیدیہ ہارون آباد، اب مدرسہ انوارالعلوم جس کے بانی مفتی ظہوراحمد مدظلہ ہیں، میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے کہ پیام اجل آن پہنچا اور آپ ۱۰/نومبر ۲۰۲۲ء کو رحلت فرماگئے۔آپ کچھ عرصہ جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال میں بڑی کتابوں کی تدریس میں مصروف رہے۔اس دوران ان سے کئی ملاقاتیں ہوئیں، مجلس اور اس کے رفقاء کی کارکردگی پر انتہائی مسرت کا اظہار فرماتے، گویا تحریک ختم نبوت کے خاموش دعاگوؤں میں سے تھے۔راقم چکوال اور خیبر پختونخوا کے دورہ پر جارہا تھا کہ ۱۲/نومبر کو ساہیوال کے رفقاء نے ان کی وفات کی اندوہناک خبر دی۔راقم ۳۰/دسمبر کو ان کی تعزیت کے لئے ان کے ادارہ میں حاضر ہوا، ادارہ کے بانی مولانا ظہور احمد مدظلہ مہتمم مدرسہ انوارالعلوم سے ملاقات ہوئی، تعزیت کا اظہار کیا اور مرحوم کی مغفرت کی دعا کی۔معلوم ہوا کہ ان کا انتقال جمعہ کے روز ہوا اور ان کی نماز جنازہ ان کے فرزند اکبر مولانا مفتی محمد نعمان مدظلہ کی امامت میں ادا کی گئی اور انہیں ساہیوال کے بڑے قبرستان میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوری جالندھریؒ کے سرہانے سپرد خاک کیا گیا۔۶۰ سال کے لگ بھگ عمر ہوگی، تونسہ شریف بستی مندرانی کے رہنے والے تھے، پڑھنے کے بعد ساہیوال میں تدریس کا آغاز ہوا اور پاکپتن شریف کے علاقہ میں شادی ہوئی اور یہیں کے ہوکر رہ گئے۔اللھم اغفر لہ وارحمہ واعف عنہ وعافہ وبرد مضجعہ ۔

دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کلمہ پڑھ کر اپنی جان جو ایک امانت تھی، اپنے خالق حقیقی کے سپرد کر دی، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال بروز جمعۃ المبارک بوقت آٹھ بج کر چالیس منٹ پر ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۴۴ھ مطابق ۱۱ / نومبر ۲۰۲۲ء حساب قمری کے اعتبار سے اکہتر سال کی عمر میں اور حساب شمسی کے اعتبار سے اڑسٹھ سال عمر میں ہوا۔ انتقال کے بعد بااطمینان لگ رہے تھے، چہرہ مبارک پرخوف کی کوئی علامت نہیں تھی۔ انتقال کے بعد جسم مبارک تروتازہ تھا، جسم مبارک چمک رہا تھا۔ باوجودیکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑھاپے میں داخل ہو چکے تھے، انتقال کے بعد چہرہ مبارک جوانوں کی طرح تھا، ایسا لگ رہا تھا کہ گویا سولہ سال کا کوئی جوان سویا ہوا ہے، چہرہ مبارک کی جھریاں بھی ختم ہوگئیں۔

زندگی میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم مبارک سے ایک خاص قسم کی خوشبو آتی تھی، انتقال کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی استعمال فرمودہ تسبیح مبارک سے بھی وہی خوشبو آتی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال کی خبر آناً فاناً پورے شہر میں پھیل گئی اور لوگ نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے آنے لگے۔ انتقال کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو غسل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزاوں مولانا محمد ساجد صاحب مدظلہم، مولانا محمد عاصم صاحب مدظلہم، مولانا محمد حامد صاحب مدظلہم، مولانا محمد راشد صاحب مدظلہم، خادم محمد داؤد اور علی بہادر نے دیا۔

جمعہ کی نماز سے قبل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے مولانا محمد عاصم صاحب مدظلہم نے تقریر فرمائی، جمعہ کی نماز مولانا محمد ساجد صاحب مدظلہم نے پڑھائی، اس کے بعد کثرت اژدہام کی بنا پر لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کیا گیا، مسجد کی تینوں منزلیں بھر گئی تھیں۔ نمازِ جنازہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے صاحبزادے مولانا محمد ساجد عباسی صاحب مدظلہم نے پڑھائی۔

اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسد مطہر کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی منشا کے مطابق دین پور شریف، پنجاب، گاڑی میں لے جایا گیا، وہاں دور دور ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان، ملتان شریف، مظفر گڑھ، ظاہر پیر، علی پور اور لیاقت پور وغیرہ سے آنے حضرات کی موجودگی میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن درخواستی صاحب مدظلہم بن حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تدفین آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خواہش کے مطابق دین پور شریف کے بزرگوں کے قبرستان میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادگان اور حاضرین کی آہوں کے ساتھ عمل میں آئی۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔ آمین یا الہ العالمین۔✪✪ .... ✪✪

قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن سرگرمیاں روکی جائیں

اجلاس ختم نبوت یونیورسٹی سے علمائے کرام کے خطاب

لاہور...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور رابطہ کمیٹی وعہدیداران کا اجلاس جامع مسجد امن باغبانپورہ لاہور میں مجلس لاہور کے سرپرست مولانا قاری جمیل الرحمن اختر کی صدارت میں منعقد ہوا، اجلاس میں مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس، سیکریٹری جنرل مولانا علیم الدین شاکر، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، حافظ محمد اشرف گجر، مولانا محمد زبیر جمیل، مولانا خالد محمود، قاری ظہور الحق، مولانا سعید وقار، رانا محمد عثمان، مولانا محمد ارشاد نے شرکت کی۔ علماء کرام نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی شہ رگ ہے۔ اجلاس میں علمائے کرام نے وطن عزیز پاکستان میں منکرین ختم نبوت فتنہ قادیانیت کی بڑھتی ہوئی اسلام و آئین پاکستان مخالف سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن سرگرمیاں روکی جائیں، کیونکہ قادیانی فتنے کی ناپاک ارتدادی سرگرمیاں خطرناک حد تک بڑھ رہی ہیں جو اسلامیان پاکستان کے لئے شدید تشویش کا باعث ہیں۔ اجلاس میں ختم نبوت یونیورسٹی کے قیام کو سراہا گیا۔ اجلاس میں کئی مقامات پر ختم نبوت کورسز اور کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ انگریز کا خود کاشتہ پودا فتنہ قادیانیت ملک کے مختلف علاقوں میں سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانی کافر و مرتد بنانے کے لئے اپنے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کیے ہوئے ہے، جن کا تدارک کرنا حکومت کی آئینی و دینی ذمہ داری ہے۔ قوانین ختم نبوت کے خلاف بیرونی دباؤ اور اندرونی سازشوں کو ناکام بنایا جائے۔

بقیہ:..... اداریہ

پاکستان میں اور اقلیتیں مثلاً ہندو، سکھ، عیسائی، پارسی وغیرہ رہتے ہیں۔ وہ پاکستان کے آئین کو مانتے ہیں، پاکستان کی عدالتوں کو مانتے ہیں، پاکستانی فوج جو سرحدات کی حفاظت کرتی ہے، اس کو مانتے ہیں، اور اپنے آپ کو پاکستانی کہلانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ قادیانی ایک ایسا غیر مسلم گروہ ہے جو پاکستان میں رہنے کے باوجود نہ آئین پاکستان کو مانتا ہے، نہ قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلے کو مانتا ہے، نہ پاکستان کی عدالتوں کو مانتا ہے، نہ پاکستان کی فوج کو مانتا ہے، اور نہ ہی پاکستانی ہونے پر کوئی فخر محسوس کرتا ہے، بلکہ وہ الٹا اپنے آپ کو مسلمان اور تمام مسلمانوں کو کافر کہتا ہے اور اس کا نظریہ ہے کہ پاکستان اکھنڈ بھارت بنے گا۔ نعوذ باللہ۔ اس لیے وہ اپنے مردے پاکستان میں امانتاً دفن کرتے ہیں اور ان کی پوری کوشش ہے کہ ۱۹۷۳ء کا متفقہ آئین ختم ہو جائے، اسی لیے بیوروکریسی میں گھسے قادیانی یا قادیانی نواز لوگ آئے دن آئین پاکستان کو بے وقعت کرنے اور اس کو ختم کرنے کی سازشیں کرتے رہتے ہیں۔

اصولی طور پر تو مسلمانوں کو احتجاج کرنا چاہیے کہ جب دنیا بھر میں یہ قانون ہے کہ ہر ملک کے آئین کو ماننے والا اس ملک میں رہ کر اس ملک سے مراعات لے سکتا ہے، اور اس ملک کے آئین کو نہ ماننے والا مراعات تو دور کی بات ہے، اس ملک میں رہنے کا حق بھی کھو دیتا ہے اور اس ملک میں وہ رہ نہیں سکتا، تو پھر آخر قادیانیوں کے ساتھ یہ خصوصی رعایت کیوں ہے کہ وہ یہاں کی مسلم آبادی کے نوجوانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈال کر نہ صرف یہ کہ یہاں مراعات لے رہے ہیں، بلکہ کلیدی عہدوں پر بھی ان کو براجمان کیا جاتا ہے اور دنیا بھر میں شور مچایا ہوا ہے کہ پاکستان میں ان کے حقوق مارے جا رہے ہیں اور یہ کہ ان کو آئین پاکستان میں کافر اور غیر مسلم اقلیت کیوں کہا گیا ہے؟

اسی بنا پر علماء کرام ایک عرصہ سے اپنے مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتے آ رہے ہیں کہ خدارا! قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے، ان سے کسی قسم کا لین دین نہ کیا جائے۔ کیونکہ قادیانی لوگ اپنی مصنوعات سے ملنے والا منافع تحریف قرآن، دین اسلام کی تخریب اور مسلمانوں کو مرتد بنانے میں صرف کرتے ہیں، جس کے وبال اور گناہ میں قادیانیوں سے لین دین کرنے والے مسلمان بھی انجانے میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اس لیے مسلم عوام بھی ہمہ وقت بیدار رہیں، دین وایمان اور ملک وملت کی سرحدات کی حفاظت کے ساتھ ساتھ دین دشمنوں اور ملک دشمنوں کو خود بھی پہچانیں اور دوسروں کو بھی ان کے بارہ میں آگاہی دیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری اور ہماری آنے والی نسل کے دین وایمان کی حفاظت فرمائے، تمام فتنوں اور فتنہ پروروں سے امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے، ہم سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرنے اور آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے، آمین۔

قومی اسمبلی کا مستحسن اقدام

پاکستان کی قومی اسمبلی نے گزشتہ دنوں ’’انسدادِ توہین اہل بیتؓ وصحابہؓ‘‘ بل پاس کیا ہے، جس میں امہات المؤمنین، اہل بیت، خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کی توہین کرنے والے کی سزا جو پاکستانی آئین کی دفعہ ۲۹۸۔ الف میں کم از کم تین سال قید اور معمولی جرمانہ کی سزا تھی، اسے تبدیل کر کے ’’عمر قید جو دس سال سے کم نہ ہوگی‘‘ کر دی گئی ہے اور یہ بھی لکھا گیا کہ ’’یہ جرم ناقابل ضمانت ہوگا۔‘‘

یہ بل چند اراکین اسمبلی نے اپنے دستخطوں سے ۲۰۲۰ء میں پیش کیا تھا، اس وقت کے اسپیکر قومی اسمبلی نے اسے قائمہ کمیٹی میں بھیج دیا تھا، قائمہ کمیٹی نے پورے غور وخوض اور بحث وتمحیص کے بعد قومی اسمبلی میں واپس بھیجا ہے، جسے اب رکن قومی اسمبلی مولانا عبدالاکبر چترالی صاحب نے پیش کیا اور پوری قومی اسمبلی نے اس بل کی متفقہ منظوری دی ہے۔

اس بل کی اغراض اور وجوہ میں بتایا گیا ہے کہ جرائم کی فہرست میں بیان کردہ کچھ جرائم، امہات المؤمنینؓ، اہل بیتؓ، خلفاء راشدینؓ، اور صحابہ کرامؓ کی توہین کی نوعیت سے کم کے ہیں، مگران کی سزائیں مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵۔الف میں بیان کردہ سزاؤں سے زیادہ ہیں، مثال کے طور پر:

الف: ایک فرد جو مذہبی شعائر اور مذہبی رہنما پر تنقید کرتا ہے تو وہ دس سال قید کی سزا کا مستوجب ہوگا، جبکہ امہات المؤمنین، اہل بیت، خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کی توہین کی سزا مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔الف میں نہ ہونے کے برابر ہے۔

ب: ایک فرد جو عام آدمی کی ہتک عزت کا مرتکب ہو تو وہ مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ ۵۰۰ کے تحت پانچ سال قید اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا، جبکہ امہات المؤمنین، اہل بیت، خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کی توہین کی سزا دفعہ ۲۹۸۔الف میں بہت کم رکھی گئی ہے۔

اسی طرح مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۸۱ کے تحت سزا دس سال قید ہے اور مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔الف میں اس سے بہت کم سزا تجویز کی گئی ہے۔

بہرحال پاکستانی قوم سمجھتی ہے کہ اس ''انسدادِ توہین اہلِ بیت وصحابہ'' بل سے ان شاء اللہ! ملکی امن وامان میں بہت حد تک مدد ملے گی۔ بہت سے فسادات اور مسائل کا راستہ روکنے کا ذریعہ بنے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس موقع پر تمام ارکان قومی اسمبلی، مولانا عبدالاکبر چترالی صاحب، اسپیکر قومی اسمبلی راجہ پرویز اشرف صاحب اور ڈپٹی اسپیکر جناب زاہد اکرم خان درانی صاحب کو مبارک باد پیش کرتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا وآخرت میں اپنے شایانِ شان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلٰی آلہ وصحبہ أجمعین

خبروں پر ایک نظر

فتنۂ قادیانیت کی طرح فتنہ گوہر شاہی کا تعاقب مسلمانوں کی اہم ذمہ داری ہے۔

تحفظ ختم نبوت کا کام انسان کے اندر تکبر ختم کرتے ہوئے عاجزی پیدا کرتا ہے: ختم نبوت سیمینار سے علماء کا خطاب

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد کیا گیا۔ سیمینار کا آغاز استاذ جامعہ عثمانیہ بہار کالونی قاری عبدالبصیر کی خوبصورت تلاوت سے ہوا جبکہ ہدیۂ نعت مولانا حافظ حبیب اللہ ارمانی نے پیش کیا، مہمان خصوصی ضلع رحیم یار خان سے تشریف لائے ہوئے مرکزی مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام اللہ تعالیٰ کی طرف سے منتخب افراد سے لیا جاتا ہے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید، مولانا سعید احمد جلال پوری شہید، مفتی محمد جمیل خان شہید، مولانا نذیر احمد تونسوی شہید رحمہم اللہ تعالیٰ ختم نبوت کے کام میں مستقل جماعت کی حیثیت کے حامل تھے، آج ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی ضرورت ہے۔ استاذ الحدیث جامعہ معہد الخلیل الاسلامی مفتی محمد سلمان یاسین مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والوں سے اللہ پاک تکبر کی بیماری ختم کر دیتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس مشن پر کام کرنے والی مرکزی اور متفقہ جماعت ہے، جس وجہ سے ہم اور ہماری نسل عقیدہ ختم نبوت کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔ شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ میراں ناکہ و امیر جمعیت علمائے اسلام ضلع جنوبی مولانا نورالحق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جس عظیم مشن پر ہے، ہم اور ہماری تمام تر قوتیں ان کے ساتھ ہیں۔ تحفظ عقیدہ ختم نبوت کا مسئلہ جب بھی جہاں بھی جیسا بھی پیش آیا امت کے غیور مسلمانوں نے ہمیشہ اس مسئلہ کی حساسیت کو دیکھ کر ساتھ دیا۔ راقم نے کہا کہ آگرہ تاج کے اس حلقہ میں اس وقت کالعدم تنظیم انجمن سرفروشان اسلام نے اپنی تحریک شروع کر رکھی ہے جو کہ فتنۂ قادیانیت کی طرح اسلامی لبادہ اوڑھے ہوئے ہے۔ اس فتنے کا شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نے بروقت تعاقب کیا تھا جس کے نتیجے میں انہیں شہادت کے مرتبہ پر فائز کیا گیا، اب کچھ وقتوں سے یہ فتنہ گوہر شاہی واپس اپنی سرگرمیاں شروع کرنے لگا ہے۔ اس کا تعاقب ہم سب مسلمانوں کی اہم ذمہ داریوں میں سے ہے تاکہ ہماری آنے والی نسل اس غلیظ ترین فتنے سے محفوظ رہے۔ سیمینار کا اختتام مولانا زاہد سعید امام وخطیب جامع مسجد خالد بن ولید کی دعا پر ہوا۔ پروگرام میں مولانا عبدالودود، مولانا محمد رضوان قاسمی، مولانا سلمان عطاء، مولانا محمد ابرار زمان امام وخطیب جامع مسجد اسامہ لیمارکٹ، مولانا نعیم اللہ، مولانا قاری محمد امین، مولانا محمد نسیم، مولانا حضرت حسین اور مولانا عبدالحمید کوہستانی سمیت دیگر علماء کرام اور سیاسی و سماجی شخصیات اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

جماعت کی نماز کا فلسفہ

عبادت ومناجات میں اصل تخلیہ ہے، رب کو نیاز میں راز پسند ہے، دوسری جانب سوختگانِ عشق کا حال بھی مختلف نہیں؛ حتی کہ بعض نگہ نازوں نے پردہ اٹھنے پر رخت سفر تک باندھ لیا، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد آشیانے کی خلوت کو ترجیح دیتے تھے، اپنے اصحاب کی ذہن سازی کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ گھر کو مقبرہ نہ بناؤ۔ جماعت اور مسجد کی عبادت بعض مصالح کی وجہ سے مؤکد ہوئی، جن میں جماعتی، ملی اور اجتماعی دینی فوائد غالب ہیں، اہل علم نے ان کی نشان دہی کی ہے، آپ ان فوائد کی فہرست کا جائزہ لیتے ہوئے از خود تحدید کریں کہ خواتین کی نسبت وہ کس درجہ مطلوب و مستحسن ہیں، سہولت کے لیے، اس ضمن میں منقول بعض مصالح درج کیے جاتے ہیں، آگے کی قواعد کے لیے زحمت فرمالیں:

1- اسلامی برادرانہ مساوات، 2- بنیادی انسانی برابری، 3-اظہار شوکت دین وملت، 4- خلوت کی عبادت سے پیدا ہونے والے زعم وپندار کا استدراک، 5- ربطِ باہم، 6- گروہی، نسلی، لسانی، علاقائی خلیجوں کی تدفین، 7- جماعتی فوائد، 8- انس وتعلق، 9- مزاج پرسی وخبر گیری، 10- نظم وضبط۔

مولانا محمد فہیم الدین بجنوری، (استاذ دارالعلوم دیوبند)

ABDULLAH SATTAR DINA
& Sons Jewellers
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silvers, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone :32514972, 32531133

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، نورنگ

رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال نے اکابرین ختم نبوت سے سرائے نورنگ کے سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے لئے یکم جنوری 2023ء کا وقت لیا۔ 17 ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے قائم مقام امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفار کی صدارت میں ضلعی مجلس عاملہ کا اجلاس جامع مسجد میناری نورنگ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ضلعی سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد، ضلعی ناظم اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحیم، ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات راقم الحروف، ضلعی ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ جان، ناظم دفتر ماسٹر مولانا عمر خان نے شرکت کی اور فیصلہ کیا کہ سالانہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے دن رات کوشش کریں گے۔ سالانہ کانفرنس سے پہلے ساتھیوں نے 400 سے زیادہ چھوٹے بڑے پروگراموں میں روزانہ کی بنیاد پر حصہ لیا، اس کے ساتھ ساتھ 30 دسمبر نماز جمعہ کے خطبے میں ضلع لکی مروت کی تمام مساجد کے علماء کرام، خطباء عظام اور ائمہ مساجد نے عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر بیانات کر کے کانفرنس کی دعوت کو عام کیا اور عاشقانِ ختم نبوت سے جوق در جوق شرکت کی اپیل کی۔ 31 دسمبر کو 17 ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے لئے قلعہ گراؤنڈ نورنگ میں بڑا پنڈال تیار کیا گیا، نماز عصر کے بعد جامعہ ثمرۃ التربیہ ٹانچی آباد کے اساتذہ وطلبہ کے ختم قرآن پاک کے بعد بزرگ عالم دین حضرت مولانا حافظ امیر پیاو شاہ صاحب نے خصوصی دعا فرمائی۔

17 جنوری 2023 بروز اتوار صبح 10 بجے قاری ذبیح اللہ ادہمی کی تلاوت قرآن پاک سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ عزیز احمد دامت برکاتہم العالیہ کی صدارت میں 17ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی پہلی نشست شروع ہوئی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ اور راقم نے ادا کئے۔ کاروان مصطفیٰ کے نعت خواں گروپ کے نعتیہ کلام کے بعد کانفرنس سے صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے سرپرست شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد، قائم مقام امیر محترم حضرت مولانا مفتی عبدالغفار، جامعہ حلیمیہ درہ پیزو کے مہتمم مفتی سید عبدالغنی شاہ، ضلعی ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ جان، ناظم دفتر مولانا ماسٹر مولانا عمر خان، جے یو آئی کے ضلعی رہنما مولانا اصغر علی اور جے یو آئی یوسی نورنگ کے امیر مولانا خلیل الرحمٰن نے بیانات کئے۔ ان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا مفتی راشد مدنی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت نہ صرف علماء کرام کی بلکہ پوری اُمت مسلمہ کی مشترکہ ذمہ داری ہے، کسی کی ایما پر پاکستان میں ختم نبوت قوانین کو ختم کرنے یا تبدیل کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دیں گے۔ قادیانیت مختلف حربے استعمال کر کے قومی اداروں میں شمولیت کی کوشش کر رہی ہے، تاہم سن لے کہ قادیانیوں کو اہم عہدوں پر براجمان نہیں ہونے دیں گے، عقیدہ ختم نبوت ایمان کی بنیادی اساس ہے جس کے بغیر ایمان نامکمل تصور ہوگا، مسلمان آنے والی نسلوں کو قادیانیت سے محفوظ رکھنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے اپنے بچوں کو دینی علوم سے ضرور

وفیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کرم فرما، جامعۃ الابرار گلبرگ بلاک ۱۱ کے مہتمم حضرت مولانا خرم عباسی مدظلہ کی ساس صاحبہ اور جناب حافظ میر ارشد علی و میر شاہد علی کی والدہ محترمہ ۹/جنوری ۲۰۲۳ء بروز پیر انتقال کر گئیں، نیز اس کے چند ہی روز بعد ۲۰/جنوری بروز جمعۃ المبارک مرحومہ کے شوہر محترم بھی وصال کر گئے، مرحومین کی نماز جنازہ ان کے وصال ہی کے روز مسجد اختر گلبرگ بلاک ۱۱ میں ادا کی گئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد قاسم اور مولانا محمد رضوان نے جنازوں میں شرکت کی اور لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے خوشہ چیں جناب محمد وسیم غزالی کے برادر کبیر جناب محمد متین انتقال کر گئے، ان کی نماز جنازہ میں مفتی خالد محمود، قاری فیض اللہ چترالی، مولانا محمد قاسم، محمد انور رانا ملک ریاض الحق ودیگر نے شرکت کی۔ قارئین سے دعائے مغفرت وایصال ثواب کی اپیل ہے۔

آراستہ کریں۔انہوں نے مزید کہا کہ قادیانیوں کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اکابر علماء کرام اور مشائخ عظام کی ہدایات پر چلنا انتہائی ضروری ہے، جس طرح سانپ پکڑنے کے لئے منتر جاننا ضروری ہے اسی طرح دلائل سے قادیانی فتنے کا مقابلہ کر کے ان کی سازشوں کو خاک میں ملائیں گے۔حضرت مفتی صاحب کے بیان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد دامت برکاتھم العالیہ نے مختصر اور جامع خطاب کر کے پہلے نشست کی اختتامی دعا فرمائی۔

نوٹ: حضرت خواجہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا مکمل خطاب علیحدہ قلم بند کیا جائے گا۔

نماز ظہر کے بعد دوسری نشست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے قائم مقام امیر مولانا مفتی عبدالغفار کی صدارت میں مولانا قاری سیف الرحمٰن کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی، ادبی کاروان گروپ لکی مروت کے نعتیہ کلام کے بعد ضلعی ناظم اعلیٰ شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم نے کانفرنس کے شرکاء کا ہزاروں کی تعداد میں شرکت کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ان کے بعد جے یو آئی ضلع لکی مروت کے ضلعی کنوینر مولانا عبدالحق اور مولانا سمیع اللہ مجاہد نے مختصر بیان کیا۔اسٹیج سیکرٹری مفتی ضیاء اللہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء، خطیب ہر دل عزیز حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب کو دعوت خطاب دی۔

حضرت قاضی صاحب کے خطاب کے بعد پختونوں کے دلوں کی دھڑکن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی صاحب نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کے خلاف پوری دنیا میں دعوتی فریضہ پر امن طور پر سرانجام دے رہی ہے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھے ہوئے ہے، اس وقت مغربی قوتیں، اسرائیل اور قادیانی گٹھ جوڑ پاکستان میں عقیدہ ختم نبوت کے قوانین کو ختم کرنے کے لئے سرگرم ہیں، افسوس کی بات ہے کہ کوشش کی جا رہی ہے کہ قادیانیوں کو پاکستان میں بڑے بڑے سرکاری عہدوں پر فائز کیا جائے اور حال ہی میں ایک ایسی مذموم کوشش کی گئی تھی، تاہم عقیدہ ختم نبوت کے جاں نثاروں اور قوم کی بروقت حکمت عملی کے باعث حکومت اپنے ناپاک اقدام سے پیچھے ہٹ گئی، ان نادانوں کو یہ معلوم نہیں کہ عقیدہ ختم نبوت کے جاں نثار اور پاکستانی قوم ہمہ وقت اس عقیدے کے دفاع کے لئے سروں پر کفن باندھ کر تیار رہتے ہیں۔انہوں نے حکومت سے ملک بھر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کا پرزور مطالبہ کیا اور کہا کہ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو فوری طور پر ہٹایا جائے۔

17ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں جے یو آئی ضلع لکی مروت کے بزرگ عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمتین، جامع مسجد اڈہ نورنگ کے خطیب حضرت مولانا عبدالحمید، پی کے 92 کے امیر مولانا علی نواز، مولانا عبدالوکیل، تحصیل امیر مولانا اعزاز اللہ، مولانا حافظ قدرت اللہ، حافظ محمد رضا، قاری محمد سجاد، حافظ عبدالحلیم جاوید، مولانا سفیر اللہ، مولانا برہان الدین، مولانا شبیر احمد، مولانا حافظ امیر پیاؤ شاہ، مولانا محمد امجد طوفانی، مولانا گل رائیس خان، مولانا عبداللطیف، مولانا حمید اللہ، مولانا عطاء الرحمن، مولانا محمد گل، مولانا گل فراز شاکر، ماجد حسین سالار ذاکر اللہ، سعید الرحمٰن، شفیع اللہ سپر لی خیل اور قاری حمید اللہ کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں دینی مدارس کے علماء و طلبہ، اسکول کالج اور یونیورسٹی کے اساتذہ و اسٹوڈنٹ، تاجر برادری، معززین علاقہ، سیاسی و سماجی شخصیات، وکلاء برادری اور کوریج کے لئے سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندوں نے بطور خاص شرکت کی۔جبکہ سیکورٹی کے فرائض انتظامیہ کے ساتھ ساتھ انصار الاسلام کے سالار حافظ نظر محمد اور تحصیل سالار حبیب اللہ مجاہد کی نگرانی میں انصار الاسلام کے رضا کاروں نے سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخوا کے رہنما حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی صاحب کی رقت آمیز دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ABS
ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABDULLAH Brothers Sonara
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell: 0301-2352363

قراردادیں:

1۔اس بابرکت عظیم الشان اجتماع کے توسط سے مجاز اداروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو ملکی آئین وقانون کا پابند کیا جائے۔

2۔ قادیانیوں کے چینلز اور دیگر میڈیا ادارے دن رات وطن عزیز کے سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے اور نبی کریم، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا ناتا توڑ کر لعین مرزا قادیانی سے جوڑنے میں لگے رہتے ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ ان چینلز بالخصوص مسلم ٹی وی ون، مسلم ٹی وی ٹو سمیت قادیانی اخبارات ورسائل پر سختی سے پابندی لگادی جائے تاکہ عوام کا ایمان ان لٹیروں کی زد سے بچ سکے۔

3۔سوشل میڈیا پر آئے روز گستاخانہ مواد شیئر ہوتا رہتا ہے۔اس کا سختی سے نوٹس لیا جائے، اوراس جرم کے مرتکبین کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

4۔قادیانی ملک کے حساس اداروں اور فوج نیز دیگر کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔حکومت کے مجاز اداروں اور افسران کے علم میں ہوگا کہ قادیانی خود کو پہلے اپنے جھوٹے مذہب اور بعد میں حکومت کو جواب دہ سمجھتے ہیں۔ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے بھی فرمایا ہے کہ قادیانی ملک اور ملت دونوں کے غدار ہیں۔نیز وہ جہاد کو حرام سمجھتے ہیں،لہٰذا ان کو ملک کے کلیدی عہدوں خصوصاً فوج اور حساس اداروں سے فوری برطرف کیا جائے۔

5۔چناب نگر میں قائم قادیانی ریاست در ریاستی نظام کو فی الفور ختم کیا جائے اورانہیں ملکی قوانین کا پابند کیا جائے اور چناب نگر میں سیکورٹی کے نام پر قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے عمل کا نوٹس لیا جائے۔

6۔قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے تاکہ ملکی معیشت کو اس سے پہنچنے والے نقصان کی تلافی ہوسکے۔قادیانیوں کا جھوٹا مذہب ان کے معاشی نظام (جوان کے چندوں سے چل رہا ہے) کا مرہون منت ہے اور ہمارے مسلمان بھائی ناواقفیت میں ان کی مصنوعات خرید کر گویا انہیں چندہ دے رہے ہیں۔لہٰذا ہم اس بابرکت اجتماع کے توسط سے تمام مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ قادیانی مصنوعات خصوصاً پران کمپنی کی تمام مصنوعات، شیزان جوس وغیرہ، ذائقہ گھی اور آئل، مشموم کمپنی، یونیورسل اسٹیبلائزرز سمیت تمام قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

7۔حکومت توہین رسالت و اہلبیت کے مرتکبین جن کو عدالت سزائیں سنا چکی ہے، ان پر فوراً عمل درآمد یقینی بنائے تاکہ آئندہ کے لئے ایسے واقعات کا راستہ روکا جائے۔

8۔اس بابرکت اجتماع کے توسط سے ہمارا مطالبہ ہے کہ قیدی فیصل خالد کو فی الفور رہا کیا جائے۔ ان پر درج مقدمات ختم کیے جائیں، نیز ہم ان کے جذبہ عشق رسول کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

9۔سابقہ دور حکومت میں آذربائیجان میں کٹر متعصب قادیانی بلال حیٔ کو پاکستانی سفیر مقرر کیا گیا تھا جو ابھی تک وہاں پر تعینات ہے اور متعدد افراد کو قادیانی بنانے کی کوشش کر رہا ہے، ہمارا مطالبہ ہے کہ اس کو وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سفارت سے ہٹایا جائے۔

10۔ 9/ جون 2021ء کو لاہور ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا کہ نصاب تعلیم میں پرائمری لیول سے یونیورسٹی لیول تک ختم نبوت پر مبنی مضامین لازمی شامل کریں، جس کے خلاف حکومت نے اپیل دائر کی ہے، ہمارا مطالبہ ہے کہ حکومت اس فیصلے کے خلاف اپنی تمام اپیلیں واپس کریں اور ختم نبوت پر مبنی مضامین پورے ملک کے نصاب تعلیم میں فی الفور شامل کیے جائیں۔✪

قرآن کریم پر عمل کرکے ہم اپنی دنیا اور آخرت سنوار سکتے ہیں: علمائے کرام

لاہور...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تقریب تحفظ ختم نبوت وعظمت قرآن جامع مسجد طارق حمید جانئہ اسکیم لاہور میں منعقد ہوئی۔تقریب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم، ناظم تبلیغ لاہور مولانا عبدالعزیز، مولانا محمد قاسم گجر، قاری محمد انور عباسی، بھائی احسان اللہ سمیت علمائے کرام، طلبہ کرام اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے کہا کہ قرآن کریم عظیم معجزہ ہے، قرآن کریم پر عمل کرکے ہم اپنی دنیا اور آخرت سنوار سکتے ہیں، انہوں نے کہا کہ پہلی آسمانی کتابیں آج اپنی اصلی حالت کے اندر موجود نہیں لیکن قرآن کریم آج سے چودہ سو سال پہلے جیسے نازل ہوا تھا وہ ویسے ہی ہمارے پاس موجود ہے۔پہلی آسمانی کتب اور صحائف کا کوئی حافظ نہیں، لیکن قرآن کریم کے لاکھوں کی تعداد میں حفاظ موجود ہیں، یہ سب کچھ صدقہ ہے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا۔اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اور قرآن کریم کے بعد کوئی کتاب آنا ہوتی تو آج قرآن کریم کی تلاوت نہ ہو رہی ہوتی بلکہ اس کتاب کی ہو رہی ہوتی۔مسلمان تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے لئے اپنی جان قربان کرنا اعزاز اور فخر سمجھتا ہے۔دین اسلام کی بقا عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں مضمر ہے کیونکہ عقیدہ ختم نبوت میں ذرہ برابر بھی شک کرنا ایمان سے دوری کا سبب بنتا ہے۔فتنہ قادیانیت دین اسلام کے خلاف ایک ناسور ہے۔آخر میں قرآن پاک مکمل حفظ کرنے والے طلبہ کرام کی دستار بندی کی گئی۔

نام کتاب: تلخیص القرآن فی فہم القرآن
مبصر: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا محمد زاہد انور مدظلہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل ایک مجاہد عالم دین ہیں، مولانا بشیر احمد خاکیؒ کے فرزند ارجمند، ایک اور ذی استعداد عالم دین مولانا ظفر احمد قاسم (نوراللہ مراقدہما) کے فرزند نسبتی ہیں اور عرصہ دراز سے علمی دنیا میں محو تدریس ہیں۔ اللہ پاک نے انہیں قرآن و حدیث کے علوم سے وافر حصہ نصیب فرمایا ہے۔ انہوں نے اپنے تدریسی ماحول میں دیکھا کہ قرآن پاک کی تدریس کو وہ اہمیت نہیں دی جاتی جو دوسرے علوم کو دی جاتی ہے، جبکہ قرآن پاک کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ابتدائی اساتذہ کرام کو بھی تدریس ترجمہ قرآن پاک کی ذمہ داری سپرد کی جاتی ہے۔ حالانکہ قرآن پاک کی تدریس و تعلیم کے لئے بھی بڑے اساتذہ کرام کا انتخاب ضروری ہے۔ صرف، نحو، منطق، علم معانی و بلاغت اور دیگر علوم، علوم آلیہ ہیں (قرآن و حدیث کو سمجھنے کے آلات ہیں) جبکہ قرآن و حدیث علوم عالیہ ہیں تو ان کی اس کڑھن نے انہیں ''تلخیص البیان فی فہم القرآن'' لکھنے پر مجبور کر دیا۔ نیز انہوں نے رفتار زمانہ سے قرآن و سنت پر اہل کفر و زیغ کے حملوں کو دیکھا تو انہوں نے قرآن پاک کے مضامین کی تلخیص کی طرف توجہ دی، کیونکہ لمبی تقاریر کو سننے اور سمجھنے والے کتابوں میں ہیں یا قبروں میں ہیں تو انہوں نے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے ترجمہ شدہ ''قرآن عزیز'' کا ترجمہ برقرار رہنے دیا، البتہ ۴۵۰ اہم مضامین کی نشاندہی کے لئے ۱۱۲ عنوانات قائم کئے۔ راقم کو تبصرہ لکھنے کا فرمایا۔ راقم محدث نہ مفسر، مدرس نہ مزکی، بہرحال! ان کا حکم مانتے ہوئے عنایت فرمودہ تفسیر کو ابتدا میں دیکھا تو انہوں نے استنباطی مضامین کو اس طرح تقسیم کیا:

تبصرۂ کتب

نوٹ:... تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخوں کا موصول ہونا ضروری ہے۔ (ادارہ)

۱:... توحید کے ۱۳ ابواب اور ان کی آیات قرآنی میں نشاندہی۔

۲:... ابواب الرسالہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر خدا اور تمام انبیاء کرام سے افضل۔ تمام انبیاء کرام اپنی اپنی امتوں کے گواہ ہوں گے، آپ کی امت دوسری امتوں پر گواہ ہوگی۔

۳:... قرآن پاک کو کس لئے نازل کیا گیا۔

۴:... معجزات و خوارق عادات۔

اللہ تعالیٰ کے فرشتے اور ان کے کارنامے۔

قربِ قیامت کے حالات مثلاً نزول عیسیٰ علیہ السلام، یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کا ظہور و احکام، قیامت کی ضرورت اور مرنے کے بعد جینے کا ثبوت۔

عالم برزخ کے حالات۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفاعت۔

مسلمانوں اور کفار کے معبودان باطلہ سے اللہ تعالیٰ کی گفتگو اور حساب و کتاب۔

نامہ اعمال کا دیا جانا اور اعمال پر جزا و سزا۔

کتاب الطہارۃ، کتاب الصلوٰۃ۔

جمعہ کے روز مسلمانوں کا خطیب کے خطبہ سے پہلے مسجد میں پہنچ جانا۔

کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج، کتاب النکاح، کتاب الرضاعۃ، کتاب الطلاق، کتاب السرقہ (چوری) کتاب الحدود و التعزیرات، کتاب الوصیۃ و المیراث، کتاب البیوع، کتاب الجہاد، قصص القرآن (تیس قصے)۔

حقوق العباد میں تیرہ ابواب۔

قرآن کریم کی دعائیں، امثال القرآن (قرآن پاک کی مثالیں)۔

ابواب الآداب میں آٹھ آداب کا تذکرہ: ۱۱۲ استنباطی مضامین میں چند ایک کی نشاندہی کرتا ہوں، اسلام کا نظام عبادات، اعتقادات، اسلام میں سنت رسول کی تشریعی حیثیت، نظریہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر، نظامِ امن، اسلام، عقل اور سائنس، نظامِ معیشت اور طبقاتی نظام، فرقہ واریت کی اصولی بحث، نظام عفت و پاکدامنی، نظامِ شہادت، نظامِ حکومت، حکمت و موعظۃ حسنہ، نظریہ جہاد اور اس کی حدود و قیود، اسلام اور تربیت اولاد وغیرہ ذالک۔

فہرست دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا، خوبصورت کاغذ، عمدہ طباعت، بہترین پختہ جلد، ہمارے پرانے رفیق جناب محمد ندیم، محمد سلیم برادران نے نفیس القرآن کمپنی ۵ لوئر مال بیسمنٹ مکہ سینٹر اردو بازار سے شائع کیا۔

مولانا محمد زاہد انور کے اپنے مدرسہ جامعہ عثمانیہ شورکوٹ سٹی ضلع جھنگ سے مل سکتی ہے۔

✪✪ .... ✪✪

بمقام

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

سالانہ 30واں

ختمِ نبوت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
مرکزی دار المبلغین کے زیرِ اہتمام

کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ سادسہ یا بی اے پاس ہونا ضروری ہے ✹ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا، جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی ✹ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ ✹ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

بتاریخ

25 فروری 2023ء تا 19 مارچ 2023ء

زیرِ سرپرستی

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت ولیِ کامل حضرۃ مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی نقشبندی مجددی حفظہ اللہ صاحب
امیرِ مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

درخواستوں کیلئے پتہ: منجانب شعبہ نشر و اشاعت — عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ:
مولانا عزیز الرحمٰن ثانی 0300-4304277
مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670